

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعہ المبارک مورخہ 07 اکتوبر 2016ء بمطابق 5 محرم الحرام 1438 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر پچاس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الرَّحْمَنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْآنَ ۝ خَلَقَ الْإِنْسَانَ ۝ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۝ وَالنَّجْمُ
وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ ۝ وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ ۝ أَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ ۝ وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ
بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ ۝ وَالْأَرْضَ وَضَعَهَا لِلْأَنَامِ ۝ فِيهَا فَلَکِهُمُ وَالنَّخْلُ ذَاتُ الْأَكْمَامِ ۝
وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالزَّيْتَانُ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ۔

(ترجمہ): (خدا جو) نہایت مہربان۔ اسی نے قرآن کی تعلیم فرمائی۔ اسی نے انسان کو پیدا کیا۔ اسی نے اس کو
بولنا سکھایا۔ سورج اور چاند ایک حساب مقرر سے چل رہے ہیں۔ اور بوٹیاں اور درخت سجدہ کر رہے ہیں۔
اور اسی نے آسمان کو بلند کیا اور ترازو قائم کی۔ کہ ترازو (سے تولنے) میں حد سے تجاوز نہ کرو۔ اور انصاف
کے ساتھ ٹھیک تولو۔ اور تول کم مت کرو۔ اور اسی نے خلقت کے لئے زمین بچھائی۔ اس میں میوے اور
کھجور کے درخت ہیں جن کے خوشوں پر غلاف ہوتے ہیں۔ اور اناج جس کے ساتھ بھس ہوتا ہے اور
خوشبودار پھول۔ تو (اے گروہ جن وانس) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟
وَآخِرُ الدُّعْوَانِ أَنْ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاک اللہ، چونکہ ایجنڈے میں ہم تھوڑا رد و بدل لائے ہیں، تو میں منسٹر لاء کو کہتا ہوں کہ پلیز 7A lay کر لیں، 7A۔

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون پارلیمانی امور و انسانی حقوق): آئٹم نمبر 8، Eighth سے شروع ہے جی لیجسلیشن۔

جناب سپیکر: اضافی ایجنڈا ہے، ایڈیشنل ایجنڈا۔

ہنگامی مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا معدنیات و معدنی ترقی مجریہ 2016 کا متعارف کرایا جانا وزیر قانون پارلیمانی امور و انسانی حقوق: میرے پاس تو اضافی ایجنڈا ادھر نہیں ہے سر، اس سے پہلے میں

باقی Eighth کا کر دیتا ہوں، Mr. Speaker Sir, I, on behalf of Madam Anisazeb Tahirkheli, Minister for Mineral Development, lay the Khyber Pakhtunkhwa, Mines and Mineral Development and Regulation Ordinance, 2016 in the House.

Mr. Speaker: It stands introduced.

7B، چونکہ ابھی وہ ریزولوشن تیار ہو رہی ہے، تو ہم آگے جائیں گے، آئٹم نمبر 8۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا لیسائل و المحروم مجریہ 2016 کا متعارف کرایا جانا

Minister for Law: Mr. Speaker Sir, I on behalf of the honourable Senior Minister for Social Welfare, Special Education and Women Empowerment introduce the Khyber Pakhtunkhwa Lissail -e- Wal Mahroom (Amendment) Bill, 2016 in the House.

Mr. Speaker: It stands introduced. Item No. 09 and 10.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا بلڈ ٹرانسفیوژن سیفٹی اتھارٹی مجریہ 2016 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 9 and 10.

Minister for Law: Mr. Speaker Sir, I on behalf of the honorable Senior Minister for Health, move that the Khyber Pakhtunkhwa, Blood Transfusion Safety Authority Bill, 2016 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Blood Transfusion Safety Authority Bill, 2016 may be taken in to consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. ‘Consideration Stage’: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 to 31 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 31 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clauses 1 to 31 stand part of the Bill. Long Title and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا بلڈ ٹرانسفیوژن سیفٹی اتھارٹی مجریہ 2016 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: ‘Passage Stage’: Law Minister, please.

Minister for Law: Mr. Speaker Sir, I, on behalf of the honorable Senior Minister for Health, move that the Khyber Pakhtunkhwa Blood Transfusion Safety Authority Bill, 2016 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Blood Transfusion Safety Authority Bill, 2016 may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Bill is passed.

مسودہ قانون بابت ‘برینز’ انسٹی ٹیوٹ مجریہ 2016 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 11 and 12, Minister for Law, please.

Minister for Law: Mr. Speaker Sir, I on behalf of the honorable Chief Minister, to move that the BRAINS Institute Bill, 2016 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the BRAINS Institute Bill, 2016 may be taken in to consideration at once? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. ‘Consideration Stage’: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 to 32 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 32 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 32 stand part of the Bill. Long Title and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون بابت 'برینز' انسٹی ٹیوٹ مجریہ 2016 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Minister for Law.

Minister for Law: Mr. Speaker Sir, I, on behalf of the honourable Chief Minister beg to move that the Brains Institute Bill, 2016 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the BRAINS Institute Bill, 2016 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

مجلس قائمہ برائے محکمہ مواصلات و تعمیرات کی رپورٹ کا منظور کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 13, Mr. Iftikhar Mashwani, MPA.

جناب افتخار علی مشوانی: میں سی اینڈ ڈبلیو سے متعلق مجلس قائمہ کمیٹی نمبر 7 کی رپورٹ ایوان میں منظوری کے لئے پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House that report of the Committee may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The report is adopted.

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: چھٹی کی کچھ درخواستیں ہیں: محمود جان، 7 اکتوبر، حاجی قلندر خان لودھی، اکرام اللہ گنڈاپور، ملک قاسم خٹک، ڈاکٹر مہرتاج روغانی، اعجاز الملک افکاری، سردار محمد ادریس، الحاج صالح محمد، سردار ظہور، میڈم یا سمین پیر محمد، منظور ہیں جی؟

(تحریک منظور کی گئی)

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: کال اٹینشن نوٹسز، مسٹر فخر اعظم وزیر۔

جناب فخر اعظم وزیر: جناب سپیکر صاحب، میرا جو توجہ دلاؤ نوٹس ہے، میرے ساتھ سی ایم صاحب نے کمٹنٹ کی ہے کہ اس کا مکمل ازالہ کیا جائے گا تو میں اس لئے اپنا توجہ دلاؤ نوٹس Withdraw کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: اوکے، کال اٹینشن، مسٹر بخت بیدار، مسٹر زرین گل، مسٹر محمد علی شاہ، اینڈ سردار اور نگزیب نلوٹھا، ایم پی اے، بخت بیدار صاحب! آپ پیش کریں گے؟

جناب بخت بیدار: مجھے ملا نہیں ہے، ما تہ خونہ دے ملاؤ شوے۔

جناب سپیکر: 932۔

جناب بخت بیدار: ما سرہ نشته جی پہ ایجنڈا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: (ایک ممبر کو مخاطب کرتے ہوئے) آپ کے پاس ہے؟ سیکرٹری صاحب! چیک کر لیں، اوکے۔

جناب بخت بیدار: ملاؤ شو جی۔ جناب شکریہ، جناب سپیکر! شکریہ ادا کوم، میں وزیر برائے محکمہ خزانہ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ محکمہ خزانہ خیبر پختونخوا نے سالانہ بجٹ 2016-17ء کے دوران سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ کیا ہے لیکن ساتھ ہی ساتھ مختلف محکمہ جات کی طرف سے اپنے ملازمین کو دیئے جانے والے سپیشل الاؤنس کو منجمد کر دیا گیا ہے۔ جس میں عدلیہ کے لئے عدلیہ الاؤنس، صوبائی اسمبلی سیکرٹریٹ کے ملازمین کا لیجسلیٹیو الاؤنس اور سول سیکرٹریٹ ملازمین کا سپیشل الاؤنس وغیرہ شامل ہیں، جناب عالی! ہائی کورٹ کے ملازمین کا عدلیہ الاؤنس بحال ہو گیا ہے لیکن صوبائی اسمبلی سیکرٹریٹ کے ملازمین کا اور سول سیکرٹریٹ ملازمین کا سپیشل الاؤنس تا حال منجمد ہے، لہذا محکمہ خزانہ کو ہدایت کی جائے کہ ان کے الاؤنسز کو موجودہ تنخواہ پر بحال کیا جائے۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر پلیز، کون اس کو Respond کرے گا؟

اراکین: فنانس منسٹر،

جناب سپیکر: فنانس منسٹر، پلیز، فنانس منسٹر۔

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ دا ہغہ بل پرون تقریباً د نلوٹھا صاحب شاید وئیلی وو، ما انتظار کرے وو خو نلوٹھا صاحب لکہ ہغہ پیش نہ کرے شو، زما ذہن کبہنی دا نہ وہ چہ گہنی دا پہ

ایجنڈا دے، بھر حال زہ بخت بیدار خان او زرین گل لالا، هغوی Jointly دا پیش کرے دے، سید محمد علی شاہ باچا صاحب، بالکل جی پہ دیکھن چي دوئی کوم Stance اخستے دے، خاص کر د اسمبلی د ملازمینو، فنانس د پیار تمنٹ چي هغه د هغی سره اختلاف لرے دے، نو زہ هاؤس ته یقین د هانی ورکوم چي پہ یو هفته ان شاء العزیز دا مسئلہ حل شی، او د صوبائی اسمبلی د ملازمینو چي کوم الاؤنس دے هغه به ان شاء العزیز هغوی ته ریلیز شی۔

جناب سپیکر: جی بخت بیدار صاحب، بخت بیدار۔

جناب بخت بیدار: زما د منسٹر صاحب نه هم دا توقع وه، چي دوئی به پہ هفته کبھی دننه دننه د دے د اسمبلی د ملازمینو چي کوم مراعات لا نه دی ورکری شوی او ده اعلان کرے دے، لہذا مہربانی دا وکری چي یو هفته کبھی دا مسئلہ د حل شی۔ دیرہ مہربانی جی۔

جناب سپیکر: صاحبزادہ ثناء اللہ، آئٹم نمبر 5، صاحبزادہ ثناء اللہ ایم پی اے، پریویج موشن۔

مسئلہ استحقاق

صاحبزادہ ثناء اللہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ سپیکر صاحب، دیرہ دیرہ مہربانی، تاسو موقع را کرہ، دا یو تحریک استحقاق دے جی،

جناب سپیکر صاحب! گورنمنٹ ڈگری کالج واڑی میرے حلقہ نیابت میں واقع ہے، اسی کالج میں تقسیم انعامات کا پروگرام کالج کی طرف سے منعقد کیا گیا تھا اور مجھے اسی پروگرام میں مدعو کیا گیا تھا۔ کالج کے پرنسپل صاحب نے کالج کی ضروریات کے بارے میں کچھ مطالبات پیش کئے جن کے جواب میں اپنی تقریر میں وہ پورا کرنے اور جو کام شروع کئے تھے واضح کئے لیکن پرنسپل صاحب نے سٹیج پر آکر میرے خلاف نازیبا الفاظ استعمال کئے جس سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے،

جناب سپیکر! دا داسی وہ چي دلته تقسیم انعامات وو او مختلفو پوزیشن هولڈرز وو، هغوی ته انعامات ورکری کیدل او مونبرہ هم د خپل طرف نه هغوی ته انعامات ورکړل۔ بیا پته نه لگی چي پرنسپل صاحب د چا د خوشحالی د پارہ یا په څه غرض باندې راغی سٹیج ته، او هغه داسې الفاظ استعمال کړل چي کوم په زلزلہ کبھی کوم Damages په دې کالج کبھی شوې وو، نو د هغی د پارہ

جناب سپیکر! چچی کوم Damages په دې کالج کښې شوې وو د زلزلې نه، د هغې د پاره صوبائی حکومت ته یو سمری راغله وه او د هغې په رنړا کښې هغه او تقریباً پینتالیس لاکه روپۍ د هغې د 'ميجر ریپئر' د پاره منظور شوی وی، ټیوب ویل خراب شوی وو نو په Rehabilitation کښې هغه مونږ شامل کړی دے۔ ما دا خبره چچی کله او کړه نو هغه پته نه لگی چچی څه بده پرې اولگیده نو هغه چچی پاڅیدو نو داسې الفاظ ئے استعمال کړل چچی هغې نه د کالج هغه ماحول هم خرابیدو او باید هغه چچی پرنسپل باندې هلکان هم د کالج را پاڅیدلی وے خو هغه وخت کښې ما دا مناسب او نه گنډله چچی د کالج هلکان د پرنسپل صاحب بے عزتی او کړی، ما هغه هلکان خاموش هم کړل او زه ډیر په دغه باندې هغه کالج نه بیا وروستو لارمه نو جناب سپیکر، زما مقصد دا دے چچی یو سیاسی کس کالج پرنسپل مدعو کړی وی، را بللی وی او التا بیا د هغه خلاف داسې الفاظ استعمالوی نو زما دا خیال دے چچی په دې باندې د دے ایوان او زما استحقاق مجروح شوی دے۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب، پلیز۔

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون، پارلیمانی امور و انسانی حقوق): جناب سپیکر! آئریبل ایم پی اے صاحب کی اس تحریک استحقاق کو میں سپورٹ کرتا ہوں جی۔

Mr. Speaker: Okay, Is it the desire of the House that the privilege motion, moved by the honourable Member, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The privilege motion is referred to the Committee concerned. Madam Deena Naz, item No. 5.

محترمہ دینا ناز (پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں): تحریک استحقاق پیش کرنا چاہوں گی۔ جناب سپیکر صاحب! میں اپنی بچی سے ملنے تاتارا اگر لڑہا سٹل پشاور یونیورسٹی تین بجے گئی تو وارڈن کے دفتر کو تالہ لگا ہوا تھا، وہاں موجود خالہ سے معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ وارڈن سمات نیلم ہارون اپنے بچوں اور شوہر کے ساتھ وہاں رہائش پذیر ہے۔ میرے کہنے پر خالہ ان کے پاس گئی اور ان کو بتایا کہ بچی سے ملنے اس کی والدہ آئی ہیں جو ممبر صوبائی اسمبلی بھی ہیں تو اس کو جواب میں کہا کہ میں کسی سے نہیں ملتی، تاہم دوبارہ

جواب بگھوانے پر وہ آئی اور آتے ہی مجھے کو سنا شروع کر دیا اور یہ کہا کہ ذلیل عورت میری مرضی ہے جس سے ملوں یا نہ ملوں تم کون ہوتی ہو اور میری طرف وہ مارنے کو بڑھی لیکن وہاں دیگر بچیاں جو اجازت مانگنے کے لئے دستخط کے انتظار میں کھڑی تھیں، نے درمیان میں آکر مجھے بچایا۔ مذکورہ وارڈن کے اس گستاخانہ رویے سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا اسے استحقاق کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب، پلیز۔

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): جناب سپیکر! میں Fully support کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the privilege motion, moved by the honourable Member, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say "Yes" and those who are against it may say "No".

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The privilege motion is referred to the Committee concerned.

(Interruption)

جناب سپیکر: ایک منٹ آپ بیٹھ جائیں، میں تھوڑا ایجنڈے پر، پھر آپ کو موقع دیتا ہوں۔ اس وقت چیف منسٹر صاحب نے ایک ریکویسٹ کی ہے چونکہ، چیف منسٹر صاحب، اوکے، میں کرتا ہوں، میں تھوڑا ایک وضاحت کرتا ہوں پھر آپ کو موقع دوں گا۔ میں تھوڑا ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں، چیف منسٹر صاحب نے ایک بل کے بارے میں ریکویسٹ کی ہے تو اس کو ایڈیشنل ایجنڈے پر ڈالیں، تو میں آپ کے توسط سے اجازت مانگ رہا ہوں کہ وہ ہم تیار کر رہے ہیں اور ابھی صرف ایک امینڈمنٹ ہے تو وہ پاس کرنی ہے تو ابھی ایک ایڈیشنل ایجنڈے کے طور پر وہ آجائے گا۔ تو میں اس دوران Questions/Answers شروع کروں گا، ٹھیک ہے؟ کوئسٹین نمبر 3720 جناب نور سلیم۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

* 3720 _ جناب نور سلیم ملک: کیا وزیر امداد، بحالی و آباد کاری ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے ریسکیو 1122 کا ادارہ قائم کیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ ادارہ میں گزشتہ دو سالوں میں کتنی بھرتیاں کی گئی ہیں، نیز یہ کہ مذکورہ ادارہ کون کون سی خدمات سرانجام دیتا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟
محترمہ نگہس (پارلیمانی سیکرٹری برائے امداد بحالی و آباد کاری): (الف) جی ہاں۔

(ب) گزشتہ دو سالوں میں مذکورہ ادارے میں کل تین سو پچاس کے قریب لوگوں کو مختلف آسمیوں پر عارضی طور پر (پراجیکٹ پالیسی کے تحت) بھرتی کیا گیا ہے جس میں ڈسٹرکٹ ڈی آئی خان کے لئے ایک سو بیس، ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد کے لئے ایک سو دس اور ڈسٹرکٹ سوات کے لئے ایک سو بیس ریسکیوز بھرتی کئے گئے۔ ریسکیو 1122 مندرجہ ذیل خدمات سرانجام دیتا ہے:

- 1- کسی بھی حادثے، دھماکے، بلڈنگ گرنے یا آگ لگنے کی صورت میں فوری ابتدائی مدد فراہم کرنا۔
 - 2- میڈیکل ایمر جنسی یعنی اچانک بے ہوشی، فالج، دل کا دورہ، شدید چوٹ، بلڈ پریشر کے بہت زیادہ بڑھ جانے یا انتہائی کم ہونے کی وجہ سے بے ہوشی کی صورت میں بروقت مدد فراہم کرنا۔
 - 3- کسی بھی قدرتی آفت یعنی سیلاب، زلزلہ یا طوفان وغیرہ کی صورت میں فوری مدد فراہم کرنا۔
 - 4- عوامی آگاہی کی مہم کے ذریعے عوام میں سیفٹی کلچر کا شعور اجاگر کرنا۔
 - 5- مختلف شعبہ جات زندگی اور عوامی سطح پر ابتدائی طبی امداد، فائر فائٹنگ اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ کی تربیت فراہم کر کے کمیونٹی رضا کار تیار کرنا۔
- جناب نور سلیم ملک: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! اس سوال سے میں مطمئن ہوں اور جو جواب آیا ہے وہ ٹھیک ہے۔

Mr. Speaker: Next, Question 3730, janab Noor Saleem.

* 3730 _ جناب نور سلیم ملک: کیا وزیر لائیو سٹاک ارشاد فرمائیں گے کہ:
(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع لکی مروت میں پچھلے پانچ سالوں میں محکمہ لائیو سٹاک میں بھرتیاں کی گئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(1) پچھلے پانچ سالوں میں کل بھرتیوں کی تعداد مہیا کی جائے؛

(2) بھرتیوں کی مکمل تفصیل؛

(3) بھرتیوں کے لئے اختیار کئے گئے طریقہ کار کی تفصیل؛

(4) آیا متعلقہ بھرتیوں میں میرٹ کو مد نظر رکھا گیا؟

جناب محب اللہ خان (معاون خصوصی برائے لائیو سٹاک): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) (1) متعلقہ دور میں کل گیارہ درجہ چہارم کی خالی آسامیوں پر بھرتیاں کی گئی ہیں۔

(2) بھرتیوں کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

(3) محکمہ میں مروجہ قانون کے تحت ڈیپارٹمنٹل سیکلشن کمیٹی افسر مجاز کے حکم پر بنائی گئی جس کے

مندرجہ ذیل ممبران تھے:

ضلعی آفیسر، محکمہ لائیو سٹاک، چیئرمین۔

ایڈمنسٹریٹو ڈیپارٹمنٹ کا نمائندہ، ممبر۔

متعلقہ محکمہ کا نمائندہ، ممبر۔

(4) جی ہاں، متعلقہ بھرتیوں میں میرٹ اور قانون کا سختی سے خیال رکھا گیا۔

ضلعی دفتر امور حیوانات کی مروت میں تعیناتی کلاس فور کی تفصیل:

نمبر شمار	نام	عہدہ	تعیناتی کی وجوہ	تاریخ تعیناتی	طریقہ تعیناتی
1	ربنواز	چوکیدار	بوجہ ریٹائرمنٹ	20/10/2012	بھرتی رولز کے مطابق ریٹائرڈ ملازمین کے بچوں کے لئے مختص کوٹہ کے تحت مکمل کی گئی۔
2	محمد رفیق	چوکیدار	ایضاً	07/12/2012	-do.

3	یاسینا بی بی	بہشتی کم خاکروب	بوجہ نئی پوسٹ	18/04/2013	بھرتی رولز کے مطابق عمومی طور پر میرٹ کوٹہ کے تحت کی گئی۔
4	رضوان اللہ	چوکیدار	ایضاً	18/04/2013	ایضاً
5	شریف اللہ	بہشتی	بوجہ فوتگی	28/03/2014	بھرتی رولز کے مطابق فوت شدہ ملازمین کے لئے مختص کوٹہ کے تحت کی گئی۔
6	امتیاز الدین	خاکروب	بوجہ ریٹائرمنٹ	03/10/2015	بھرتی رولز کے مطابق عمومی طور پر میرٹ کوٹہ کے تحت کی گئی۔
7	اللہ بخش	چوکیدار	ایضاً	27/10/2015	بھرتی رولز کے مطابق فوت شدہ ملازمین کے لئے مختص کوٹہ کے تحت

8	میمون خان	چوکیدار	ایضاً	27/10/2015	بھرتی رولز کے مطابق عمومی طور پر میرٹ کوٹہ کے تحت کی گئی۔
9	عابد	چوکیدار	ایضاً	31/10/2015	ایضاً
10	ضیاء اللہ	چوکیدار	ایضاً	21/11/2015	بھرتی رولز کے مطابق فوت شدہ ملازمین کے لئے مختص کوٹہ کے تحت کی گئی۔
11	اللہ دین	بہشتی/خاکروب	ایضاً	28/11/2015	ایضاً

جناب نور سلیم ملک: شکریہ سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! یہ کونسل لائیو سٹاک کے سلسلے میں ہے اور اس میں میں نے پوچھا تھا کہ پچھلے پانچ سال میں جو بھرتیاں کی گئی ہیں ضلع کی مروت میں، اس کے بارے میں بتایا جائے۔ اس کا مجھے جواب دیا گیا ہے جناب سپیکر، اس میں بہت ہی مضحکہ خیز تفصیل فراہم کی گئی ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ اس دوران یہاں پر تقریباً گیارہ تقرریاں کی گئی ہیں جس میں میرے پاس یہاں پر ثبوت موجود ہیں۔ یہاں پر چھ نمبر پر جناب سپیکر! ایک صاحب کو انہوں نے خاکروب کی پوسٹ پر تعینات کیا ہے اور یہاں تاریخ تعیناتی لکھی ہوئی ہے 13 اکتوبر 2015ء جو کہ جناب سپیکر، میرے پاس، سپیکر صاحب! آپ کی توجہ چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب نور سلیم ملک: میرے پاس اس کا جو آفس آرڈر موجود ہے وہ 2/10/2014 کا ہے، تو جناب سپیکر! یہ غلط بیانی سے کام لیا گیا ہے۔ اس میں جو بھی تفصیل فراہم کی گئی ہے، وہ غلط ہے اور اس کے علاوہ یہاں پر جو طریقہ تعیناتی بتایا گیا ہے، اس میں تمام غلط ہے اور اب فوت شدہ ملازمین کے لئے جو قانون ہے، وہ یہ کہتا ہے کہ 25 پر سنٹ اس کا کوٹہ Deceased son کا ہے لیکن یہاں پہ تمام جو بھی تقریریاں کی گئی ہیں، وہ اس کے تحت کی گئی ہیں، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس میں ہیر پھیر ہے اور میں چاہوں گا کہ یہ سوال ہم سٹینڈنگ کمیٹی کو ریفر کر دیں تاکہ وہاں پر اس پر بحث ہو اور اس سے صحیح بات نکل آئے، شکریہ۔

جناب سپیکر: محب اللہ صاحب، محب اللہ صاحب۔

جناب محب اللہ خان (معاون خصوصی برائے لائیو سٹاک): شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ د نور سلیم خان انتہائی مشکور یو، دوئی د Deceased son کوٹہ حوالی سرہ خبرہ اوکڑہ چہ Deceased son کوٹہ 25 پرسنٹ دہ، چونکہ آنریبل ممبر تہ زما خیال دے دے پورا پورا معلومات فراہم نہ دی، د Deceased son کوٹہ چہ کوم دہ ہغہ سو پرسنٹ دہ او کلہ چہ دوران ملازمت یوہ سرے وفات شی نو د ہغہ ہنڈرڈ پرسنٹ کوٹہ پہ مونبرہ باندی دغہ کیبری، نو چونکہ دا کوم تفصیل چہ دوی تہ مونبرہ فراہم کرے دے، دا 2012 ء نہ شروع کیبری د 2015 ء پورے راخی، جناب سپیکر صاحب! پہ دیکھنی زما خیال دے چہ دا درے کسان زمونبر د Tenure نہ مخکھنی کوم تیر گورنمنٹ چہ وو پہ ہغہ کھنی بھرتی شوی دی، بقایا شپیر کسان چہ کوم دوئی دے خبرہ کوئی پہ دے شپیر کسانو کھنی خلور کسان پہ Deceased son کوٹہ کھنی شوی دی جی چہ ہغہ ہنڈرڈ پرسنٹ دہ، بقایا زما خیال دے چہ نور سلیم پوہیبری، کہ یو کس دوہ بھرتی شویدی، یو کس دوہ بھرتی شوی دی نو پہ ہغہ زما خیال دے چہ نور سلیم خان پہ Recommendation باندی کس بھرتی شوے دے، باقاعدہ دے مونبرہ پہ ہغہ کھنی آنر کرے دے جی۔

جناب سپیکر: ہاں، نور سلیم صاحب۔

جناب نور سلیم ملک: شکریہ سپیکر صاحب، منسٹر صاحب نے جو باتیں کہی ہیں سپیکر صاحب! میں اس لئے یہاں پہ تفصیل میں نہیں جا رہا تھا لیکن یہاں پر ایک اور 9 نمبر پر عابد خان صاحب کو انہوں نے

31/10/2015 کو اس کی تقرری کی ہے اور حیرت کی بات یہ ہے کہ اس نے آج تک چارج نہیں لیا ہے اور وہ صاحب خود اس وقت ڈگری کالج لکھی مروت میں ایم اے کی کلاسز کر رہے ہیں، تو میرا جواب اعتراض ہے، وہ یہ ہے کہ یہ تمام بھرتیاں جو کی گئی ہیں وہ خلاف قانون کی گئی ہیں، وہ غلط کی گئی ہیں، اس میں ہو سکتا ہے کہ ایک آدھ کو ہم نے بھی Recommend کیا ہو لیکن سات تقرریاں ایسی ہیں جو اس دور میں ہوئی اور وہ تمام تقرریاں جو ہیں، وہ جو لوکل ڈسٹرکٹ آفیسرز ہیں، انہوں نے اپنے ایماء پر کی ہیں اور کس طریقے سے کی ہیں، سوال میں ہم نے تفصیل بھی مانگی تھی کہ کن کن لوگوں نے Apply کیا ہے اور کیسے؟ کچھ لوگوں کی بھرتی میرٹ پر بھی کی گئی، اس کی بھی کوئی انفارمیشن نہیں دی گئی، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس میں گڑبڑ ہے اور اسی لئے تفصیل فراہم نہیں گئی، تو میں چاہوں گا کہ یہ سوال جو ہے یہ کمیٹی کو ریفر ہو جائے اور وہاں پر پھر ہم اس پر بحث کر سکیں۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: ہاں جی۔

معاون خصوصی برائے لائیو سٹاک: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ آنریبل ممبر صاحب نور سلیم خان کوئٹہ چچی کوم دے، دہی سرہ دوی د 9 نمبر خبرہ کوی چچی 9 نمبر کس چچی کوم دے دا پہ دغہ باندھی شومے دے، دا د میرٹ خلاف ورزی شوہی دہ، زما خیال دے ہغہ کس ہم دلته کبھی دیپارتمنت چچی کوم معلومات فراہم کچی دی، دوی تہ مونبرہ لیکلی دی پہ فلور باندھی نو ہغہ ہم پہ Deceased son کو تہ کبھی شومے دے، بقایا ممبر صاحب سرہ کہ داسی شہ وی، شہ ثبوت وی چچی ہغہ دیوتی نہ کوی یا شہ نہ کوی نو ان شاء اللہ د دوی بہ مونبرہ د کنسرند دیپارتمنت سرہ، 'دی جی' سرہ بہ مونبرہ دوی کیبننوؤ، د دوی چچی شہ اعتراضات وی، ہغہ بہ ان شاء اللہ دوی مونبرہ مطمئن کرو، کہ مطمئن دوی نہ وونود ہغی نہ بعد مطلب دے بیا بہ ان شاء اللہ چچی شہ وی ہغہ بہ مونبرہ د دوی سرہ ملگرتیا کوؤ خو کوم کسان چچی دی۔۔۔۔

جناب سپیکر: اور میرے خیال میں آپ دیکھ لیں۔

جناب نور سلیم ملک: جناب سپیکر! میں تھوڑی سی بات کرنا چاہتا ہوں، منسٹر صاحب نے یہ کہا کہ 9 نمبر پر جو ہے وہ بھی Deceased son کوٹہ، میں ان کو یہاں بتانا چلوں کہ یہاں پہ Clearly لکھا ہوا ہے،

بھرتی رولز کے مطابق عمومی طور میرٹ کوٹے کے تحت کی گئی ہے، یہ میں اس کی بات کر رہا ہوں، یہ Deceased son پہ نہیں ہوا ہے سر! اور دوسری بات یہ ہے کہ یہ میں سپیکر صاحب! پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ یہ بیٹھنے بٹھانے سے مسئلے حل نہیں ہوتے۔

جناب سپیکر: یہ آپ کا کیا خیال ہے، مختصر کرتے ہیں، کمیٹی میں بھیجنا چاہتے ہیں آپ؟

معاون خصوصی برائے لائیو سٹاک: نہیں، زہ د کمیٹی سرہ اتفاق نہ کومہ جی، بھر حال پہ دیکھنی کہ دوئی زمونہ سرہ کبنینی پہ دیکھنی دا دوہ کسان چہ کوم شوی دی، یو دی نور سلیم خان کرے دے، یو کس بہ دھغی خائے وی او بل آنریبل ممبر بہ کرے وی زما خیال دے نو کہ دوئی زمونہ کبنینی، مونہ بہ دوئی مطمئن کرو، دھغی نہ بعد بہ خبرہ کبری، بھر حال زہ اتفاق نہ کومہ۔

جناب سپیکر: تھیک شوہ جی؟ ملک صاحب! آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں۔

جناب نور سلیم ملک: سپیکر صاحب! میں تھوڑا سا بتا دوں، یہ جو غلط کام ہوا ہے، میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اب تک میں جتنی بھی باتیں یہاں پر کر چکا ہوں، چاہے وہ پبلک ہیلتھ سے ہوں یا وہ دوسرے ڈیپارٹمنٹ سے ہوں آج تک تو کبھی بیٹھنا ہوا نہیں ہے، مجھے یقین ہے کہ محب اللہ صاحب ہو سکتا ہے بیٹھ جائیں، میں یہ نہیں کہہ سکتا لیکن میں یہ چاہوں گا کہ یہ کیوں اس کو Defend کر رہے ہیں؟ اگر یہ کمیٹی میں چلا جائے اور وہاں پہ اس پر وضاحت سے بحث ہو جائے اور اس پہ بات چیت ہو جائے۔

جناب سپیکر: آپ پلینز، ہاؤس کو آرڈر پہ رکھیں، پلینز، پلینز، آرڈر پلینز۔

جناب نور سلیم ملک: سر! تو منسٹر صاحب بھی یہ چاہیں گے کہ یہ چیز Clarify ہو جائے، یہ چیز وہاں پہ جو ہے نا اس میں کوئی حرج نہیں ہے میرے خیال میں شکریہ۔

جناب سپیکر: مختصر کریں، بھیجنے کے لئے میں ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں، بھیجنا ہے یا نہیں بھیجنا ہے، کیا اب فائنل کریں؟

معاون خصوصی برائے لائیو سٹاک: ان شاء اللہ، نور سلیم خان صاحب تا سو بہ یوہ موقع را کرئی ان شاء اللہ زمونہ سرہ کبنینی او مونہ بہ دی باندہی بحث او کرو۔

جناب سپیکر: اوکے، اوکے۔

معاون خصوصی برائے لائیو سٹاک: او تاسو به مونږه پورا پورا مطمئن کړو، که تاسو مطمئن نه وئ بیا به ان شاء الله زه ستاسو ملگرتیا کومه او هغه ځایه کبني به هم تاسو ملگرتیا کومه، ان شاء الله۔

جناب سپیکر: جی ملک صاحب۔

جناب نور سلیم ملک: جناب سپیکر صاحب! میں منسٹر صاحب کی بات کو مان لیتا ہوں لیکن میں ایک درخواست یہاں پہ کروں گا کہ منسٹر صاحب پھر مجھ سے خود رابطہ کریں گے، میں نہیں کروں گا، میں پیچھے نہیں پھر سکتا بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: اوکے، منسٹر صاحب! آپ نے خود رابطہ کرنا ہے اور اس کے ساتھ میٹنگ کرنی ہے۔

معاون خصوصی برائے لائیو سٹاک: ان شاء الله، ان شاء الله، ضرور۔

جناب سپیکر: اچھا ہے۔ مفتی جانان صاحب! منسٹر صاحب نے ریکویسٹ کی ہے کہ ’نیکسٹ ڈے‘ کے لئے ڈیفر کر لیں۔

مفتی سید جانان: صحیح دہ، صحیح دہ۔

جناب سپیکر: تو میں اس کو ڈیفر کرتا ہوں، پوائنٹ آف آرڈر کو کسچز آور میں نہیں ہو سکتا۔ جی

جناب سپیکر: کونسلن نمبر 3760، جناب سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔

* 3760 _ سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیا وزیر انتظامیہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ انتظامیہ کے زیر انتظام ایبٹ آباد، اسلام آباد اور مری میں خیبر پختونخوا ہاؤسز موجود ہیں جس کی الاٹمنٹ محکمہ کرتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2013ء سے تاحال کن کن لوگوں کو مذکورہ ہاؤسز میں کمرے الاٹ کئے گئے ہیں، نیز سرکاری ملازمین، سیاسی شخصیات اور پرائیویٹ لوگوں کی الاٹمنٹ کی علیحدہ علیحدہ تفصیل بمعہ آمدن اور اخراجات فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں، محکمہ انتظامیہ کے زیر انتظام صرف ایبٹ آباد اور اسلام آباد میں ہاؤسز موجود ہیں جن کی الاٹمنٹ محکمہ انتظامیہ کرتا ہے اور مری میں خیبر پختونخوا ہاؤس ہے، وہ پہلے چیف منسٹر سیکرٹریٹ کے زیر انتظام تھا جو کہ اب ٹوارزم ڈیپارٹمنٹ کو دے دیا ہے۔

(ب) خیبر پختونخوا ہاؤس مری کی تفصیلات، خیبر پختونخوا اسلام آباد کی تفصیلات اور خیبر پختونخوا ایسٹ آباد کی (جملہ تفصیلات ایوان کو فراہم کی گئیں)۔ خیبر پختونخوا اسلام آباد میں سال 2015-16ء میں کل 6602 افراد کو کمرے الاٹ کئے جن میں 5499 سرکاری ملازمین یا منتخب معزز ممبران پارلیمنٹ اور ان کی معرفت آنے والے معزز مہمانان گرامی کو کمرے الاٹ کئے گئے ہیں۔ جبکہ 1103 افراد کو ان کے پریولج کے مطابق فری الاٹ کئے گئے ہیں۔ اس طرح سال 2015-16 میں آمدن ایک کروڑ چوہتر لاکھ چونتیس ہزار تین سو روپے اور اخراجات سولہ لاکھ تہتر ہزار تین سو چوالیس روپے رہی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر! اس کا جواب تو نامکمل ہے لیکن پھر بھی کافی حد تک بہتر ہے جی، میں مطمئن ہوں اس پر۔

Mr. Speaker: Okay, next, Question No.3747, Najma Shaheen, MPA.

* 3747 _ محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر انتظامیہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ کے زیر نگرانی ضلع کوہاٹ میں ریسٹ ہاؤسز اور گیسٹ ہاؤسز موجود ہیں؛
(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ ریسٹ ہاؤسز اور گیسٹ ہاؤسز کی تعداد کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی نہیں۔

(ب) ضلع کوہاٹ میں محکمہ انتظامیہ کے زیر نگرانی کوئی ریسٹ ہاؤسز اور گیسٹ ہاؤسز موجود نہیں ہیں۔

محترمہ نجمہ شاہین: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ یہاں مجھے جواب دیا گیا ہے کہ 'جی نہیں' میں نے یہ ضلع کوہاٹ محکمہ انتظامیہ کے زیر نگرانی ریسٹ ہاؤس کے بارے معلومات حاصل کی تھیں، تو یہ بالکل غلط بتایا گیا، چونکہ کوہاٹ میں جو ریسٹ ہاؤس ہے یہ خوشحال گڑھ ریسٹ ہاؤس ہے، کینٹ کے اندر ہے، سرکٹ ہاؤس ہے تو یہ کس کے اندر جاتا ہے، اگر یہ انتظامیہ کے اندر نہیں ہے تو؟

جناب سپیکر: تو پھر یہ ہے کہ ہو سکتا ہے کہ سی اینڈ ڈبلیو، ایریگیشن کے اس میں ہو، یہ لاء منسٹر صاحب۔

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): جناب سپیکر! کوہاٹ میں ایریگیشن ریسٹ ہاؤس ہے، ساتھ ہی سی اینڈ ڈبلیو کا ہے اور اپنے اپنے ڈیپارٹمنٹ اس کو چلاتے ہیں۔

جناب سپیکر: انتظامیہ کے پاس نہیں ہے؟

وزیر قانون: جی جی۔

جناب سپیکر: مطلب ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کا نہیں ہے؟

وزیر قانون: بالکل جی۔

جناب سپیکر: یہ سی اینڈ ڈبلیو اور ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ کے ہیں، کوہاٹ سرکٹ ہاؤس۔

وزیر قانون: سرکٹ ہاؤس ڈی سی چلاتے ہیں، ڈی سی کے انڈر ہے، ڈپٹی کمشنر۔

جناب سپیکر: جی جی۔

وزیر قانون: سرکٹ ہاؤس، کوہاٹ سرکٹ ہاؤس جو ہے وہ ڈپٹی کمشنر انتظامیہ کے پاس ہے۔

جناب سپیکر: ہاں ہاں، تو وہ ایڈمنسٹریشن کے نیچے آتا ہے نا، لاء منسٹر صاحب! وہ ایڈمنسٹریشن کے نیچے آتا

ہے، جو سرکٹ ہاؤس ہوتا ہے وہ تو ایڈمنسٹریشن کے نیچے آتا ہے۔

وزیر قانون: جی جی۔

جناب سپیکر: ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ، تو ابھی میرا خیال ہے کہ اس کو کمیٹی میں بھیجیں تاکہ اس کا پتہ چلے

کہ سرکٹ ہاؤس کون چلاتا ہے؟

وزیر قانون: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے، بھیج دیں۔

جناب سپیکر: اوکے، چلیں بس اس کو میں کمیٹی کو بھیجتا ہوں۔ Is it the desire of the House that the Question No. 3747, asked by the honorable Member, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee. Question No. 3758, Sardar Aurangzeb Nalotha Sahib.

* 3758 _ سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیا وزیر انتظامیہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2013ء سے تاحال محکمہ نے گاڑیاں خریدی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کن کن وزراء، پارلیمانی سیکرٹریز اور ایم پی ایز کو الاٹ کی گئیں نیز

گاڑیوں کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ محکمہ انتظامیہ نے سال 2013ء سے کل 53 گاڑیاں خریدی ہیں۔

(ب) جن جن وزراء اور پارلیمانی سیکرٹریز کو گاڑیاں الاٹ کی گئی ہیں (اس کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر! اس میں انہوں نے صرف 2013ء تک تفصیل دی ہے۔ میں نے 2016ء تک اس کی تفصیل مانگی تھی کہ کن کن لوگوں کو گاڑیاں الاٹ کی گئی ہیں، اس کی تفصیل فراہم کی جائے تو باقی انہوں نے جواب نامکمل دیا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں سپیکر صاحب! یہ بہت اہم معاملہ ہے، اس میں قومی خزانے کا یقیناً بہت ضیاع کیا جاتا ہے، تو مہربانی کر کے اس کے اوپر آپ منسٹر صاحب اس پر Agree ہوں تو سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے اس کو لے کر آئیے۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب، لاء منسٹر۔

جناب عبدالستار خان: سر! میرا اس میں سپلیمنٹری ہے۔

جناب سپیکر: جی جی سپلیمنٹری، سپلیمنٹری پلیر، ستار صاحب۔

جناب عبدالستار خان: Thank you very much Sir. جناب سپیکر! یہ سوال سرکاری ریسٹ ہاؤس کے بارے میں، نلوٹھا نے موقع دیا میں ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ ہماری پی ٹی آئی کی قیادت کی طرف سے اپنے منشور میں بھی یہ بات کی گئی تھی اور اس کے بعد پوری قوم کے ساتھ کمیٹنٹ بھی کی گئی تھی کہ ہم اقتدار میں آئیں گے تو اس کے بعد گورنر ہاؤسز کو اور سی ایم ہاؤسز کو ہم تعلیمی انسٹیٹیوشنز میں تبدیل کریں گے، اس پر کہاں تک عمل درآمد ہوا ہے آج تک؟

جناب سپیکر: یہ اس کے ساتھ سپلیمنٹری نہیں بنتا ہے جی، یہ سپلیمنٹری نہیں بنتا ہے جی جی جی، مفتی صاحب فرمائیں، جی سپلیمنٹری۔

مفتی سید جانان: سپیکر صاحب! زہ دمنسٹر صاحب نہ دا تپوس کوم چہ دا تہوتل 24 گاڑی 1800cc دی او یویشٹ گاڑی 1300cc دی، دا اتہ گاڑی خہ شولو؟ د دی تفصیل ئے نہ دے ور کرے او یو جناب سپیکر! کہ تاسو او گورئی پہ سیریل نمبر 22 باندی دیکبئی یو گاڑی د سردار سورن سنگھ پہ نوم باندی اوس ہم دے، آیا دا

حکومت ورنہ اخستے دے او کہ نہ دے اخستے؟ او دا اتہ گا دی دا تقریباً نلو تہا صاحب دا وائی چہ "ہاں یہ درست ہے کہ محکمہ انتظامیہ نے سال 2013 سے کل 53 گاڑیاں خریدی ہیں" او دیکھنی چہ کوم مونبرتہ تفصیل راکرے دے، دا د پینخہ خلویںستہ گا و دے نو دا اتہ گا دی خہ شول؟ منسٹر صاحب دیو دا وضاحت او کری او دا چہ د سردار سورن سنگھ نہ ئے گا دے واپس اخستے دے او کہ ورسرہ دے؟

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): جناب سپیکر صاحب، بہت ہی Simple Question انہوں نے کیا سردار اور نگزیب نلوٹھا صاحب نے، انہوں نے تفصیل مانگی ہے کہ 2013ء سے تاحال محکمہ نے کتنی گاڑیاں خریدی ہیں، اس کا بہت Clear cut جواب دیا گیا ہے کہ 2013 سے کل 53 خریدی گئی ہیں۔ اس کے بعد ان کا پھر کونسچن آیا ہے کہ اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کن کن وزرا، پارلیمانی سیکرٹریز اور ایم پی ایز کو الاٹ کی گئیں نیز گاڑیوں کی تفصیل بھی فراہم کی جائے، تو By name ایک ایک منسٹر صاحب اور جو سپیشل اسسٹنٹس ہیں ان کے نام اس میں واضح ہیں اور ان کو گاڑیاں دی گئی ہیں، تو میرے خیال میں تو اس میں کوئی وہ تو نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی سردار صاحب۔

سردار اور نگزیب نلوٹھا: سر، جو محکمہ نے اس سے پہلے بلٹ پروف گاڑیاں بھی کچھ خریدی تھیں جو ساڑھے تین، پونے چار کروڑ روپے کی ایک ایک گاڑی تھی تو میں منسٹر صاحب سے یہ بھی پوچھنا چاہوں گا کہ وہ گاڑیاں کدھر گئی ہیں، کس کے استعمال میں ہیں اور کس پوزیشن میں ہیں؟ ایک بات یہ اور دوسری بات تو تفصیل انہوں نے بالکل دی، میں مانتا ہوں آپ نے تفصیل دی ہے، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں منسٹر صاحب سے کہ بڑی کفایت شعاری والی حکومت ہے اور کیا ضرورت تھی کہ یہ گاڑیاں جو آپ نے خریدی ہیں منسٹر صاحبان کے لئے اور ایڈوائزر صاحبان کے لئے، کیا پہلے گاڑیاں موجود نہیں تھیں، آپ کو خریدنے کی کیوں ضرورت پیش آئی ہے؟

جناب سپیکر: سردار صاحب! آپ ایک فریش کونسچن لے کر آئیں اور اس کو میں ڈیفر کرتا ہوں، اس پہ ایک فریش کونسچن بھی لے کر آئیں پلیز۔

سردار اور نگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی۔

سردار اور نگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر! اس میں فریش کونسچن کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی سردار صاحب۔

سردار اور نگزیب نلوٹھا: سر، اس میں فریش کونسچن کی بات نہیں ہے، یہ تو منسٹر صاحب چونکہ اس محکمے کے وزیر ہیں اور ساری معلومات رکھتے ہیں، ان کے ہاتھ سے پیسے نکل کے جاتے ہیں اور انہیں نہیں پتہ کہ یہ گاڑیاں کیوں خریدیں؟ میں نے اتنا سا Simple Question پوچھا ہے کہ انہیں ضرورت کیوں پیش آئی ہے، اور گاڑیاں خراب ہو گئی تھیں، ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا یا کوئی اور ضرورت تھی، کس وجہ سے اتنا پیسہ خرچ کیا گیا ہے قومی خزانے پہ یہ بوجھ کیوں ڈالا گیا ہے؟ اور دوسری جو بلٹ پروف گاڑیاں جناب سپیکر! اسی حکومت نے خریدی تھیں وہ کدھر ہیں؟ ان سے اس کا مجھے جواب چاہیئے، اس پر فریش کونسچن۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ تو آپ کے کونسچن میں نہیں ہے، آپ اس کے لئے فریش کونسچن لے کر آئیں، آپ اس کے لئے فریش، کیونکہ وہ آپ کے کونسچن میں نہیں ہے، جو کونسچن آپ نے کیا ہے اس کا جواب دیا ہے، آپ فریش کونسچن لے کر آئیں، ہم Entertain کر لیں گے ان شاء اللہ۔

سردار اور نگزیب نلوٹھا: ٹھیک ہے سر، آپ کہتے ہیں تو میں مان لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں میں بالکل آپ کے ساتھ ہوں، آپ فریش کونسچن لے کے آئیں، میں ان شاء اللہ اسی سیشن میں اس کو لے لوں گا، تھینک یو جی۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

3811 _ جناب محمد علی: کیا وزیر لائیو سٹاک ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ PK-92 دیر بالا پہاڑی علاقے پر مشتمل ہے اور وہاں کے لوگ مال مویشی پالتے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مال مویشیوں کے علاج معالجے کے لئے محکمہ ویٹرنری سنٹر قائم کرتا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(1) PK-92 میں محکمہ نے کتنے اور کہاں کہاں سنٹرز قائم کئے ہیں، یونین کونسل وائز، ڈاکٹرز بمعہ کلاس فور کے ناموں کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز محکمہ مزید سنٹرز کب تک قائم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، تفصیل فراہم جائے؟

جناب محب اللہ خان (معاون خصوصی برائے لائیو سٹاک): (الف) جی ہاں، درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے۔

(ج) اس ضمن میں تمام ویٹرنری سنٹرز جہاں جہاں قائم ہیں اور ان میں تعینات جملہ سٹاف (ڈاکٹرز، ویٹرنری اسٹنٹس اور درجہ چہارم کے ناموں کی تفصیل درج ذیل ہے، علاوہ ازیں متعلقہ ضلعی ڈائریکٹر لائیو سٹاک کے نقطہ نظر و سفارش اور علاقہ کی ضرورت کی بنیاد پر ویٹرنری سنٹرز کے قیام کے لئے جامع منصوبہ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کیا جاتا ہے۔

نام سٹاف بمعہ عہدہ	یونین کونسل	ویٹرنری سنٹر بمقام	نمبر شمار
نعمت اللہ، انچارج ویٹرنری اسٹنٹ، محمد رضا بہشتی کم خاکروب، جمعہ خان چوکیدار	تھل	تھل	1
میاں سلیم انچارج ویٹرنری اسٹنٹ، سہراب علی چوکیدار	کلکوٹ	کلکوٹ	2
اعجاز علی انچارج ویٹرنری اسٹنٹ، سپین خان چوکیدار	گلدی	سندری	3
ابوشمہ انچارج ویٹرنری اسٹنٹ، دولت خان چوکیدار، ہدایت اللہ بہشتی کم خاکروب	ڈوگ درہ	مینہ ڈوگ	4
راحت اللہ چوکیدار، جمشید احمد بہشتی	پتراک	پتراک	5
احسان الحق چوکیدار	بریکوٹ	بریکوٹ	6
مختیار احمد انچارج ویٹرنری اسٹنٹ، عرفان اللہ چوکیدار	شیرنگل	شیرنگل	7
نیک زادہ انچارج ویٹرنری اسٹنٹ	جبر	جبر عشیری درہ	8

9	تاربتار	تاربتار	معین اللہ انچارج وٹرنری اسسٹنٹ، فضل ستار وی اے، باورجان بہشتی کم خاکروب، مبارک زیب چوکیدار
10	پالام	پالام	نصر اللہ انچارج وٹرنری اسسٹنٹ
11	سمکوٹ بیلہ	بیلہ	احسان اللہ انچارج وٹرنری اسسٹنٹ، کامران خان چوکیدار
12	صندل	صندل	انور سید انچارج وٹرنری اسسٹنٹ، حبیب سید بہشتی کم خاکروب، جان بہادر چوکیدار
13	بیدامی	نہاگ	محمد شاہد انچارج وٹرنری اسسٹنٹ، شیر امین چوکیدار
14	کشمیرے	نہاگ	عرفان اللہ انچارج وٹرنری اسسٹنٹ، عجب خان چوکیدار

جناب سپیکر: یہ اضافی ایجنڈا جو میں نے آپ سے ریکویسٹ کی، آپ کو میں موقع دوں گا پلیز، میں آپ کو میں موقع دوں گا پلیز، میں یہ ریزولوشن پاس کروں اور یہ دوسری چیز میں آپ کو خود بولوں گا کہ آپ کو ٹائم، میں خود آپ کو بولوں گا ہاں، یہ ایک میں نے ریکویسٹ کی تھی سی ایم صاحب، یہ 12th (a) or 12th (b) امتیاز شاہد صاحب پلیز آپ۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ مجریہ 2016 کا زیر

غور لایا جانا

Mr. Imtiaz Shahid (Minister for Law): Mr. Speaker Sir, I, on behalf of the honorable Chief Minister beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Public Private Partnership (Amendment) Bill, 2016, may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Public Private Partnership (Amendment) Bill, 2016 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been proposed by any honorable Member in Clauses 1 to 6 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 6 may stand part of the Bill? Those who are in

favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 6 stand part of the Bill. Long Title and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ مجریہ 2016 کا پاس

کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Minister for Law, please.

Minister for Law: Mr. Speaker Sir, I, on behalf of the Honorable Chief Minister beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Public Private Partnership (Amendment) Bill, 2016 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Public Private Partnership (amendment) Bill, 2016 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it the Bill is passed.

قرارداد

(سی پیک کے تحت صوبے میں مختلف ترقیاتی سکیمیں)

Mr. Speaker: Item No. 7B, Item No 7B, Resolution, Madam Anisa Zeb, please.

آپ اپنے جو جو نام ہیں، سب کے نام لے لیں پھر۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیل (وزیر معدنیات): تھینک یو جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، یہ ایک قرارداد ہے جس میں میرے علاوہ جناب عنایت خان صاحب، جناب شہرام خان صاحب، جناب امتیاز شاہد صاحب، جناب محمود خان بیٹنی، جناب فخر اعظم صاحب، سید جعفر شاہ صاحب اور صاحبزادہ ثناء اللہ خان صاحب اور دیگر Important ممبران کی ہمدردیاں بھی اس میں شامل ہیں۔

یہ صوبائی اسمبلی قراردادیتی ہے کہ چائنہ پاکستان راہداری، سی پیک ایک شاندار منصوبہ ہے جسے 'تقدیر بدلاؤ' Game changer منصوبہ بھی قرار دیا گیا ہے جس کے لئے ہم چینی حکومت کے بھی بے حد شکر گزار ہیں کہ انہوں نے سی پیک منصوبہ شروع کیا۔ درحقیقت اگر وفاقی حکومت کے وعدے اور

اعلانات کے مطابق مغربی روٹ کی تکمیل بروقت ہو جائے تو اس سے نہ صرف پاکستان بلکہ صوبہ خیبر پختونخوا اور اس سے ملحقہ قبائلی علاقہ جات کی بھی تقدیر بدل سکتی ہے، اس بابت گزشتہ پندرہ ماہ کے دوران صوبہ خیبر پختونخوا میں تمام سیاسی جماعتوں کے تحفظات دور کرنے اور مطالبات منظور کرنے کے حوالے سے خاطر خواہ تگ و دو کی جاتی رہی، کئی مجالس اور میٹنگز منعقد ہوئیں جن میں اے پی سی، وفاقی وزراء کے ساتھ صوبے کے پارلیمانی رہنماؤں کی ملاقاتیں، وزیر اعلیٰ اور سپیکر خیبر پختونخوا کے ہمراہ پارلیمانی رہنماؤں کی وفاقی ذمہ داران کے ساتھ منعقدہ گفت و شنید وغیرہ شامل ہیں۔ ہر گاہ کہ وزیراعظم پاکستان کی زیر صدارت آل پاکستان پارٹیز کانفرنس اسلام آباد میں منعقد ہوئی جس میں سی پیک کے حوالے سے تفصیلی بات چیت ہوئی اور اس اجلاس میں وزیراعظم نے ملک کی تمام اعلیٰ سیاسی قیادت کی موجودگی میں۔۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

وزیر معدنیات: اس اجلاس میں وزیراعظم نے ملک کی تمام اعلیٰ سیاسی قیادت کی موجودگی میں یقین دہانی کرائی تھی کہ سی پیک منصوبے میں مغربی روٹ شامل ہوگا۔ اور سب سے پہلے اسی پر کام شروع کر کے مکمل کیا جائے گا اب باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ سی پیک منصوبے میں مغربی روٹ شامل نہیں ہے جس سے صوبے کے اندر انتہائی بے چینی پائی جا رہی ہے اور صوبہ خیبر پختونخوا اور فانا کے عوام کے لئے انتہائی کرب اور تشویش کا باعث بنا ہے۔ یہ صوبائی اسمبلی اس قرارداد کے ذریعے وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ

نمبر 1۔ وفاقی حکومت یہ یقین دہانی کرائے کہ مغربی روٹ نہ صرف سی پیک کا حصہ ہے بلکہ اسے اس منصوبے میں ترجیح بھی حاصل ہے اور یہ کہ اے پی سی میں جو فیصلے کئے گئے ان پر من و عن عمل درآمد کیا جائے گا۔

2۔ وفاقی وزیر منصوبہ بندی کی سربراہی میں خیبر پختونخوا کے پارلیمانی وفد کے ساتھ ہونے والے اجلاس میں جو فیصلے کئے گئے، ان کے لئے فی الفور مکمل فنڈز مختص کر کے سی پیک کا باقاعدہ حصہ بنایا جائے کیونکہ جب تک یہ قدم نہ اٹھایا جائے اس وقت تک صوبہ خیبر پختونخوا کو اطمینان حاصل نہ ہوگا۔

نمبر 3- وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا نے مغربی روٹ کے حوالے سے وفاقی وزیر منصوبہ بندی کو خط کے ذریعے پارلیمانی رہنماؤں کے منظور کردہ جو متفقہ مطالبات بھیجے، ان پر من و عن تسلیم کرنے کا عملی ثبوت دیا جائے۔

نمبر 4- اہم راہداری سی پیک کے مجوزہ روٹ کے علاوہ گلگت، چترال، چکدرہ، پشاور، کوہاٹ، ڈی آئی خان، ژوب، کوئٹہ، گوادر اور گلگت، تھاکوٹ، بشام، خواہ خیلہ، چکدرہ، پشاور، کوہاٹ، ڈی آئی خان، ژوب، کوئٹہ، گوادر کے دو اہم روٹس کو بھی سی پیک کے متبادل روٹس قرار دیا جائے اور ان پر بھی فی الفور عمل درآمد کیا جائے۔

نمبر 5- سی پیک کے حوالے سے انڈس ہائی وے کی اپ گریڈیشن منصوبے کے لئے خاطر خواہ فنڈز درکار ہے جس کے لئے مختص شدہ مبلغ پانچ ارب روپے ناکافی ہیں، لہذا اس کے لئے حسب ضرورت فنڈ مختص کئے جائیں۔

یہ اسمبلی یقین رکھتی ہے کہ درجہ بالا مطالبات کو منظور کر کے وفاقی حکومت ایک مستقل طریقہ کار طے کرے گی جس کے ذریعے وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا کی سربراہی میں تمام پارلیمانی رہنماؤں پر مبنی ایک مشترکہ سی پیک کمیٹی کے منصوبے کی تکمیل کے لئے ایک مشترکہ کمیٹی، سی پیک کے منصوبے کی تکمیل تک متواتر وزیراعظم پاکستان اور وفاقی وزیر منصوبہ بندی کے ہمراہ اس پراجیکٹ اور اس سے متعلق ہونے والے فیصلہ جات پر مسلسل آگاہی اور مکمل عمل درآمد کو یقینی بنائے گی اور منصوبہ ہذا کی مستقل نگرانی یعنی مانیٹرنگ کرے گی۔

جناب سپیکر: جی نلوٹھا صاحب۔

سردار اور نگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ آج تیسرا دن اس ہاؤس میں سی پیک منصوبے کے اوپر بات جاری ہے جناب سپیکر صاحب، سی پیک کا یہ منصوبہ پاکستان کی تقدیر بدلنے والا منصوبہ ہے اس سے پوری قوم کو اور پورے پاکستان کے ایک ایک بچے کو فائدہ پہنچنا ہے اور پاکستان ترقی کی منازل میں ان شاء اللہ اس منصوبے سے طے کرے گا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ وزیراعظم پاکستان چاروں صوبائی وزراء اعلیٰ اور ملک کی تمام سیاسی جماعتیں مل کر اس منصوبے کی کامیابی کے لئے جدوجہد کریں اور اس منصوبے کے دشمنوں کو،

میڈیا اور دوسرے ممالک کو یہ پیغام دیں کہ ہم اکٹھے ہیں اور یہ پاکستان کی تقدیر بدلنے والا منصوبہ ہے اور اس کی راہ میں ہر قسم کی حائل رکاوٹ کو ہم مل کر دور کریں گے اور دشمنوں کے منہ پر طمانچہ رسید کریں گے۔ جناب سپیکر صاحب! آج میں سمجھتا ہوں کہ اتنے بڑے منصوبے کے لئے جب ہم سب اکٹھے ہو کر اس منصوبے کی تکمیل کے لئے راہیں ہموار کریں گے جو اس وقت کی ضرورت ہے، چونکہ چائنا کو ہم نے یہ میسج دینا ہے کہ پاکستان کے عوام چاہتے ہیں کہ یہ اتنا بڑا منصوبہ جو 46 ارب ڈالر سے یہ منصوبہ مکمل ہو گا جس کے اوپر جناب سپیکر صاحب! دنیا کی پچیس فیصد تجارت ہو گی اور یہ ہر ایک پاکستانی تک اس کے فوائد پہنچیں گے۔ جناب سپیکر صاحب! میں نے پہلے بھی یہ بات کی ہے، آج پھر میں یہ فلور کے اوپر کہتا ہوں کہ جس طرح اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ وزیر اعظم پاکستان نے آل پارٹیز کانفرنس میں مغربی روٹ اور خیبر پختونخوا کے حقوق کے حوالے سے وعدے کئے تھے اور احسن اقبال صاحب جو وفاقی وزیر ہیں، ان کے ساتھ وزیر اعلیٰ صاحب اور جناب سپیکر صاحب، آپ کی سربراہی میں قائد حزب اختلاف مولانا لطف الرحمان صاحب اور تمام پارلیمانی لیڈر صاحبان کی موجودگی میں ہماری وہاں پہ میٹنگ ہوئی تھی اور اس میں ایک ایک بات، وزیر اعلیٰ صاحب نے ہی خیبر پختونخوا کی نمائندگی کی تھی اور انہوں نے ایک ایک پوائنٹ جو ان کی نظر میں یا ہماری نظر میں خیبر پختونخوا کے حقوق کو نظر انداز کرنے کے حوالے سے تھا، وہاں پہ انہوں نے Raise کیا اور End پہ احسن اقبال نے ہمارے جو خدشات تھے، ان کو دور کیا اور ہم سب مطمئن ہوئے، وزیر اعلیٰ صاحب نے خود 29 اپریل کو اسلام آباد میں میڈیا کے سامنے یہ بات کہی تھی کہ جو ہمارے خیبر پختونخوا کے خدشات تھے، وہ آج دور ہو گئے ہیں اور میں اور میری پوری ٹیم مطمئن ہے۔ جناب سپیکر صاحب، یہ کچھ دن پہلے چائنیز سفیر کے حوالے سے ایک دن Statement اخبار میں آئی اور پھر آج چوتھا دن مسلسل چائنیز سفارتخانے کی طرف سے تردید آرہی ہے کہ جو چائنیز سفارتخانے کے حوالے سے بات کی گئی تھی، ہم اس کی تردید کرتے ہیں۔ میں اس بات پہ آتا ہوں کہ جو میٹنگ وزیر اعلیٰ صاحب کی سربراہی میں کے پی کے وفد کی احسن اقبال صاحب سے ہوئی تھی، اس دن جب یہ بحث جاری تھی تو میں نے احسن اقبال صاحب سے بات کی کہ جو وہاں پہ ہمارے خدشات آپ کے سامنے اٹھے تھے اور آپ نے مطمئن کیا تھا خیبر پختونخوا کے وفد کو مغربی روٹ کے حوالے سے، ریلوے لائنوں کے حوالے سے، انڈسٹریل سٹیٹ

کے حوالے سے اور دیگر جو اس منصوبے میں خیبر پختونخوا کے حقوق تھے تو کیا اس میں کوئی رد و بدل ہوا ہے؟ تو احسن اقبال صاحب نے کہا کہ اس میں ایک پرسنٹ بھی رد و بدل نہیں ہوا ہے، جس کی اس دن بھی میں نے یہاں پہ فلور پہ وضاحت کی تھی اور میں نے ذمہ داری کے ساتھ گارنٹی دی تھی، آج میں ذمہ داری کے ساتھ پھر گارنٹی دے دیتا ہوں کہ جو معاہدہ احسن اقبال صاحب کے ساتھ اسلام آباد میں ہمارے جو معاملات طے ہوئے ہیں، ان پر ایک پرسنٹ بھی کوئی رد و بدل جناب سپیکر صاحب! نہیں ہوا ہے اور میں 18 تاریخ کو گورنر ہاؤس میں احسن اقبال صاحب یہاں پہ تشریف لائیں گے، اپنے سٹاف کے ساتھ وہ سی ایم صاحب کو بھی اس میں Invite کریں گے، آپ کو بھی کریں گے، قائد حزب اختلاف کو بھی اور تمام پارلیمانی پارٹی کے رہنماؤں کو بھی وہاں پہ Invite کریں گے، پھر بھی اگر صوبے کی طرف سے کوئی بھی خدشات ہوئے تو میں سمجھتا ہوں کہ ان شاء اللہ ان کو وہ دور کریں گے اور ساتھ ہی ساتھ احسن اقبال صاحب نے کہا کہ میں صوبہ کے پی کے کی تمام سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں اور میڈیا، الیکٹرانک میڈیا اور پرنٹ میڈیا کے ساتھ مغربی روٹ کے اوپر میں آپ کو وزٹ کراؤں گا۔ جناب سپیکر صاحب، مغربی روٹ کے اوپر تیزی سے کام جاری ہے، ڈی آئی خان سے لیکر کوہستان تک اور جو جو بھائی جن جن علاقوں میں کام شروع ہے، ادھر بیٹنی صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، اور ممبران اسمبلی بیٹھے ہوئے ہیں، اس بات کی گواہی دیں گے اور میں نہیں سمجھتا، کس طرح مغربی روٹ اس میں سے نکالا گیا ہے؟ جناب سپیکر صاحب! مغربی روٹ کے اوپر کام شروع ہے، بالکل قطعاً مغربی روٹ کو اس میں سے نہ نکالا گیا ہے اور نہ نکالا جائے گا اور آج بھی جس طرح یہاں پہ اس دن چند دوستوں نے کہا کہ یہ چائنا اور پنجاب کا اکٹنا کم کوریڈور ہے، آج اس کی وضاحت آگئی ہے کہ اس میں سولہ منصوبے سندھ کے لئے ہیں، تیرہ منصوبے بلوچستان کے لئے ہیں، بارہ پنجاب کے لئے ہیں اور آٹھ کے پی کے کے لئے ہیں، جن کے اوپر کام شروع ہے۔ جناب سپیکر صاحب! وہاں پہ وزیر اعلیٰ صاحب کے ساتھ جب ادھر میٹنگ ہوئی تھی احسن اقبال صاحب کی، اس میں جو انڈسٹریل سٹیٹ کے پی کے میں بنی تھیں، انہوں نے کہا تھا کہ ایک انڈسٹریل سٹیٹ کی جگہ Identify صوبائی حکومت کرے، چاروں صوبوں میں ہم ایک ایک انڈسٹریل سٹیٹ کے اوپر فوری طور پر کام شروع کروا رہے ہیں اور دوسری بھی جو انڈسٹریل سٹیٹ ہیں، ان کے لئے بھی صوبائی حکومت Identify کرے گی کہ کہاں کہاں پہ آپ نے بنانی ہیں۔

ریلوے لائنیں جن میں پشاور ٹو کراچی ڈبل روہ لائن ہے اور پشاور ٹو ڈی آئی خان ہے اور حویلیاں ٹو خنجراب ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ خیبر پختونخوا کے اندر جتنے بھی منصوبے سی پیک کے اندر ہیں، وہ ان شاء اللہ اس کے اوپر جلد از جلد کام بھی شروع ہو گا اور وہ مکمل ہوں گے، جو کوئی ابہام پیدا کرتا ہے وہ غلط کرتا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ یہاں پہ ہمیں پوائنٹ سکورنگ نہیں کرنی چاہیے یہ قومی نوعیت کا معاملہ ہے جناب سپیکر صاحب! اور پاکستان میں چار صوبے ہیں، چاروں صوبوں کے اندر اس کو برابری کی سطح پہ اس پہ (شور) میں بات کر لوں، اس کے بعد آپ بات کر لیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں، بیٹھ جائیں پلیز، اس طرح، اس طرح ہاؤس نہیں چلتا یا! اس طرح ہاؤس، آپ چپ کریں، چپ کریں آپ، آپ چپ کریں، آپ بیٹھ جائیں۔۔۔۔۔
سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! میں نے جب کہہ دیا جناب سپیکر!
 (شور)

جناب سپیکر: آپ چپ کریں جی، چپ، چپ، میں پھر نکال دوں گا، کوئی بھی اس طرح غیر مہذب انداز میں، نہ شوکت صاحب! میں آپ کے لئے، میں آپ کو بتاتا ہوں، میں آپ کو وارننگ دیتا ہوں (تالیاں) آخر میں پھر آپ اس طرح نہیں کریں، بالکل اور شیراز صاحب! آپ نے بھی صرف چیئر کو کرنا ہے، آپ نے ادھر نہیں کرنا ہے، آپ نے صرف چیئر کی طرف دیکھنا ہے، میں پھر Strict action لوں گا جو بھی کرے گا یہ سب کچھ۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب، میں یہ سمجھتا ہوں کہ میں نے کوئی غیر پارلیمانی لفظ استعمال نہیں کئے، نہ ان شاء اللہ میں کروں گا، جب میری بات ختم ہو جائے تو بالکل میرے بھائی کو بھی حق ہے کہ اپنی بات کریں۔ میں نے جب کہہ دیا ہے کہ 18 تاریخ کو اس ہاؤس کی تمام پارلیمانی پارٹیز کے رہنماؤں کو اور میڈیا کو ساتھ لیکر احسن اقبال ہمارے ساتھ ہوں گے، مغربی روٹ کا ہم وزٹ کریں گے آپ کو پتہ چل جائے گا، کہاں کہاں پہ کام شروع ہے (تالیاں) جناب سپیکر صاحب، میں اتنی بات ضرور کروں گا:

وفا کرو گے تو وفا کریں گے جفا کرو گے تو جفا کریں گے
 آدمی ہیں ہم تم جیسے جو تم کرو گے وہ ہم کریں گے

جناب والا! اس منصوبے کے لئے میں سمجھتا ہوں، میں نے تعریف کی ہے وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا کی کہ رات دن، رات دن وہ اس کے پیچھے لگے ہوئے ہیں جناب سپیکر صاحب! آپ بھی کوشش کر رہے ہیں، کونسی پارٹی ہے اس ہاؤس کی جو اس منصوبے کے لئے دن رات محنت نہیں کر رہی؟ ہمیں کرنی چاہیے لیکن پاکستانی بن کر ہمیں پاکستانی سوچ اپناتے ہوئے اس اکنامک کوریڈور کو مکمل کروانا ہے، انڈیا کے منہ پر ہم نے تھپڑ مارنا ہے جو کروڑوں روپے اس منصوبے کی ناکامی کے لئے خرچ کر رہا ہے، طرح طرح کی رکاوٹیں ڈال رہا ہے، ہم نے اپنے دشمنوں کو یہ پیغام دینا ہے کہ ایک ایک پاکستانی اکنامک کوریڈور کے اوپر متحد ہے اور متحد ہو کر اس کو ان شاء اللہ پایہ تکمیل تک پہنچائیں گے۔

جناب سپیکر: جعفر شاہ صاحب بات کرنا چاہتے ہیں، اس کے بعد چیف منسٹر صاحب بات کریں گے۔
جناب جعفر شاہ: تھینک یو جناب سپیکر صاحب، میں مختصر بات کروں گا، میرے بھائی نلوٹھا صاحب نے بات کی، اس طرح ہے کہ جناب سپیکر صاحب، یہاں پہ ایک سو چوبیس ارکان پر مشتمل یہ صوبے کا سب سے بڑا ایوان، میں سمجھتا ہوں کہ آئندہ نسلیں ہمیں کبھی معاف نہیں کریں گی اگر ہم اس صوبے میں بسنے والے لوگوں کے حق کے بارے میں یہاں پہ آواز نہ اٹھائیں، ہم اپنے حق کے بارے میں پوچھ نہ لیں اور ہم اپنا حق حاصل نہ کریں، اگر حاصل نہ کر سکیں تو ہم چھین کر لے کر لائیں گے، یہ ہمارا ارادہ ہے اور یہ ہماری کمٹمنٹ ہے جناب سپیکر صاحب! جس طرح نلوٹھا صاحب نے کہا، میں نہایت معذرت کے ساتھ اللہ کرے کہ ان کی باتوں میں صداقت ہو اور میری یہ ریکویسٹ ہوگی کہ ہم متفقہ فیصلہ کریں کیونکہ ہم پاکستانی ہیں، اس صوبے کے عوام ہم پاکستان کے رہنے والے ہیں، ہم پاکستانی ہیں، بلوچستان کے عوام پاکستانی ہیں، سندھ کے پاکستانی ہیں، پنجاب اور گلگت اور کشمیر کے عوام پاکستانی ہیں، میں یہی بات کہنا چاہتا ہوں کہ ہم کیوں یہ موقع دیں کہ ہمیں پاکستانی نہ سمجھا جائے، ہمیں پاکستانی سمجھا جائے اور ہمیں ہمارا حق دیا جائے جناب سپیکر صاحب! آل پارٹیز کانفرنس میں جو فیصلے ہوئے، چیف منسٹر صاحب شاید اس میں خود تشریف فرما تھے، تمام پارٹیز کی لیڈر شپ اس میں خود وہاں پہ بیٹھی تھی اور وہاں پہ پرائم منسٹر صاحب نے جو کمٹنٹ کی ہے، خود انہوں نے جو بات کہی ہے، ہم چاہتے ہیں کہ اس کمٹنٹ کو پورا کریں، من و عن اگر وہ پورا نہیں کریں گے تو میری ریکویسٹ ہوگی کہ اس کو پارٹی پارٹ میں نہ لیکر جائیں، یہ ہمارے بچوں کے مستقبل کا

مسئلہ ہے، یہ پورے صوبے کے عوام کا مسئلہ ہے، اس میں میں سمجھتا ہوں کہ نلوٹھا صاحب ہمارے سامنے ہوں گے اور اس پہ ہم بھرپور احتجاج کریں گے کیونکہ یہ پورے صوبے کے عوام کا مسئلہ ہے، اس کو ہم Partisan نہ کرائیں اس کو ہم قومی مسئلہ اور اس صوبے کا مسئلہ اپناتے ہوئے تمام یہ ایوان اور تمام یہاں پہ بسنے والے لوگ ایک ہیں اور ہم یہ پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ اے پی سی میں جتنے جو بھی فیصلے خود پرانے منسٹر صاحب نے جو کمٹنٹ کی ہے خدا کے لئے اپنا وعدہ پورا کریں۔

جناب سپیکر: چیف منسٹر صاحب۔

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): شکریہ سپیکر صاحب۔ چونکہ یہ کہانی بہت لمبی ہے اور میں نے اپنے پارلیمانی لیڈرز کو آپ کے کمرے میں ڈیٹیل سمجھا دی ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ میں سارے ہاؤس کو اور سارے صوبے کو یہ خبر اور جو ساری سٹوری ہے وہ بتا دوں کہ پہلے دن سے آج تک کیا ہوا؟ جناب سپیکر صاحب! ہمارے سننے میں آتا تھا کہ کونسل سے سمندر کے کنارے بجلی پیدا کی جا رہی ہے، پھر کہیں پتہ چلا کہ یہاں پر پنجاب میں فلاں جگہ کونسل سے بجلی پیدا کی جائے گی، کسی کو نہیں پتہ تھا کہ یہ ہے کیا؟ سارے ملک کو اندھیرے میں رکھا گیا تھا کسی کو کوئی خبر نہیں کہ یہ جو سکیمیں، ایگریمنٹس ہو رہے ہیں اور یہ سی پیک جو بننے جا رہا ہے اس کا حصہ ہیں؟ لیکن جب پتہ چلا کہ یہ جو انوائسمنٹس ہو رہے ہیں، ایگریمنٹس ہو رہے ہیں، یہ تو سی پیک کا حصہ ہیں، تو ساری پولیٹیکل پارٹیز نے اکٹھے ہو کر شور مچایا، احتجاج کیا کہ یہ کسی سے صلاح مشورہ نہیں کیا گیا اور پھر ہمارے صوبے کے سیاسی رہنماؤں نے اپنا کیس پیش کیا کہ مغربی روٹ یہ جو ابھی بھی روٹ ہے یہ کوئی اتنا فائدہ مند ہمیں نہیں ہے کہ مغربی روٹ موٹروے سے شروع ہو تھر وپشاور، کوہاٹ، بنوں، ڈی آئی خان اور پھر بلوچستان میں جائے گا۔ اس پہ چونکہ وہاں پر میٹنگ ہوئی، ساری پارٹیز اس سے Agree کر گئیں کہ ٹھیک ہے ویسٹرن روٹ پرانے منسٹر نے Agree کیا کہ ویسٹرن روٹ سب سے پہلے بنے گا، الفاظ یہ تھے کہ ویسٹرن روٹ سب سے پہلے مکمل ہوگا، کوئی اور لفظ نہیں تھا اور ویسٹرن روٹ سی پیک کا حصہ ہوگا، اس پر سب راضی ہو گئے اور ایک تسلی ہمیں ہو گئی، پھر ہمیں اور چیزوں کی ضرورت تھی میں پارلیمانی لیڈرز کا اپوزیشن کا گورنمنٹ کا سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ میں نے ان سے ریکوریٹ کی کہ ہماری اور بھی ضروریات ہیں جس کو مغربی روٹ کے ساتھ Attach کرنا چاہیے، ہم نے احتجاج کیا، احسن

اقبال صاحب آئے گورنر ہاؤس میں، وہاں کوئی تسلی نہیں ہوئی، یہ بالکل Disinformation ہے کہ وہاں پر ہم Agree ہو گئے، اے این پی کو سخت اعتراض تھا اس کے بعد میں نے ان کو ریکویسٹ کی کہ میں آپ سے میٹنگ رکھتا ہوں، میں نے میٹنگ رکھی، میں اس وقت چاہتا تھا کہ ٹھیک ہے یہ ویسٹرن روٹ ہے، سی پیک کا پارٹ ہے لیکن ہمیں اس سے کنکشنز کے لئے اور روڈز چاہئیں، ریل چاہیئے، اور ہمارے بڑے مسئلے ہیں تو میں نے احسن اقبال صاحب سے ریکویسٹ کی کہ ہمیں پشاور سے ڈی آئی خان تک ’ایکپریس وے‘ دیا جائے اور اس پر ریلوے ٹریک دیا جائے اور زیادتی یہ تھی کہ جھنگ سے کوہاٹ تک جو روٹ تھا، وہ بھی انہوں نے نہیں ڈالا اور جو پنجاب کا حصہ جھنگ تک تھا وہ مغربی روٹ کا حصہ بن گیا اور ہمیں نہیں، پھر ہم نے ریکویسٹ کی کہ جھنگ سے کوہاٹ تک کا حصہ بھی ڈالا جائے تو احسن اقبال صاحب نے مجھے کہا کہ میں اس کو اے ڈی پی میں ڈال دوں گا، میں نے کہا آپ یہ دو ہزار کلومیٹر ریل اپنی اے ڈی پی سے بناسکیں گے؟ چونکہ اس وقت میں چاہتا تھا کہ یہ سکیمیں Enter ہو جائیں تو صوبے کو فوائد پہنچ جائے گا، پھر آگے اس کے وقت میں کمپیٹ ہوں، جب بھی ہو لیکن یہ سکیمیں ہم نے ڈلوادیں۔ اسی طرح ہمارا مسئلہ پانی کا تھا، اس موقع سے میں نے فائدہ اٹھایا اور اس کے بدلے میں نے چشمہ رائٹ بینک کینال ان سے منظور کروایا (تالیاں) اور ساتھ ہی ساتھ تیسرا فائدہ یہ لیا کہ ہمیں انڈسٹری کے لئے گیس چاہیئے تھی جس کے لئے میں دو سال سے لڑ رہا تھا کہ ملین کیوسک فٹ گیس ہمیں ملے، جو ہماری انڈسٹریل سٹیٹس ہیں وہاں اس سے بجلی بنائیں اور انڈسٹریز کو دیں، وہ بھی ہم نے منظور کرائی تو یہ سب کچھ جب ہوا تو مجھے انفارمیشن ملی کہ ویسٹرن روٹ تو سی پیک کا حصہ ہی نہیں ہے اور ویسٹرن روٹ پہ وہ چیزیں موجود نہیں ہوں گی جو سنٹر روٹ پہ ہیں، یہ جو سڑکوں کی بات کرتے ہیں یہ سی پیک کا حصہ نہیں ہیں، اس طرح تو اگر آپ کہیں یہ تو پھر ہر گلی سی پیک کا حصہ ہوگی جو جا کر موٹروے کے ساتھ ملے گی اور کہیں گے یہ سارا ملک سی پیک کا حصہ ہے اور ہر روڈ سی پیک کا حصہ ہے، یہ تو اب ایک ٹرین کا ٹریک بچھاتے ہیں اور وہ پشاور سے کراچی جا رہا ہے، آپ کہیں یہ سارا اس صوبے کا حصہ ہے، اس طرح نہیں ہوتا اس کو سارے Attach کرنا پڑتا ہے، تو اگر یہ خالی روڈ ہے اور اس پر مغربی روٹ پر ریلوے ٹریک بھی کوئی نہیں ہے ایکسٹرا، تو میں نے ان سے منوالیا جو پشاور سے ڈی آئی خان ہے، اس پہ میں نے اس لئے نہیں شور مچایا کہ جب سی پیک کا حصہ ہے تو اس میں ریلوے ٹریک بھی ہو

گا، اس میں سیکورٹی بھی ہوگی، اس پر ساری ٹرانسپورٹ بھی چلے گی، اس پر فائبر آپٹک بھی ہوگا انڈسٹریز کے لئے سب کچھ، بجلی، گیس سب کچھ موجود ہوگا تو ہم تو بے غم تھے لیکن جب پتہ چلا کہ یہ توسی پیک کا حصہ ہی نہیں ہے، تو جب سی پیک کا حصہ نہیں ہے اور چائینیز پاکستان گورنمنٹ کے ساتھ ایک ایگریمنٹ کرتے ہیں تو وہ جتنی انوسٹمنٹ کریں گے اور جتنے ان کے انوسٹرز آئیں گے، وہ اس روٹ پر انڈسٹریل پارکس میں انوسٹمنٹ کریں گے جو سی پیک کا حصہ ہے اور باقی نہیں، جو روٹ سی پیک کا حصہ ہے، اس پہ سیکورٹی بھی دی جا رہی ہے، یہ مجھے یہ بتادیں کہ جو آرمی کے وہ بن رہے ہیں، ایمپلائمنٹ ہو رہی ہے اور ڈیولپمنٹ ہوگی تو کیا مغربی روٹ اس کے لئے ہے؟ نہیں بالکل نہیں ہے، مجھے سارا معلوم ہے کہ سیکورٹی نہیں، سی پیک کا حصہ نہیں ہے، ریلوے ٹریک کوئی نہیں، فائبر وہاں پہ کوئی نہیں، گیس کا کوئی بندوبست نہیں، بجلی کا کوئی بندوبست نہیں، تو کیا جب ٹرانسپورٹ ادھر سے چلے گی، چائینیز گورنمنٹ گارنٹی مانگتی ہے گارنٹی کی اور سیکورٹی کی اور ایک کلیئر روٹ مانگتی ہے اور ہر Facilities بھی مانگتی ہے، یہ ایک روٹ یہ ون روٹ کا جو پروگرام ہے تو وہ روٹ کامیاب ہو گا جس پہ یہ ساری چیزیں ہوں گے تو میں نلوٹھا صاحب سے یہ چاہتا ہوں کہ یہ گارنٹی دے دیں کہ یہ ویسٹرن روٹ سی پیک کا حصہ ہے اور اگر یہ حصہ نہیں ہے تو ہمارے ساتھ یہ کھڑے ہو کر جہاں ہم جائیں گے، ہمارے ساتھ احتجاج کریں گے اور اگر یہ روٹ میں یہ ساری مراعات نہیں ہیں تو پھر ہم کیا کر سکتے ہیں؟ میں سب واضح کرنا چاہتا ہوں کہ جو ایگریمنٹ ہے وہ سب کر چکے ہیں، ہم سب کو اندھیرے میں رکھ کر اور سب کر چکے ہیں، تو یہ میں جب ڈال رہا تھا تو میں یہ سمجھ رہا تھا کہ ایکسٹرا چیزیں فیڈرل اے ڈی پی میں ڈال دوں گا، اس کا تو مجھے غم ہی نہیں تھا کہ ویسٹرن روٹ کو کوئی مسئلہ ہے، میں نے تو اپنے صوبے کے لئے یہ دو تین چیزیں ایکسٹرا لے لیں، اس لئے کہ وہ تو تھیں، تو جب یہ بنیں گی، ہمارے انڈسٹریل پارک بنیں گے، یہ ہمارے باقی روٹس بنیں گے تو ہمارے صوبے کے لئے اور راستے کھل جائیں گے لیکن اصلی بات اب یہ ہے اگر یہ نلوٹھا صاحب کہتے ہیں کہ ویسٹرن روٹ پہ کام شروع ہے تو ویسٹرن روٹ جناب، صرف ڈی آئی خان تک نہیں ہے، اگر یہ روٹ ڈی آئی خان سے Through out بلوچستان جا کر گوادرنہیں پہنچے گا تو ویسٹرن روٹ تو مکمل ہی نہیں، آپ اگر روڈ ڈی آئی خان تک بنادیتے ہیں اور آگے یہ Through بلوچستان تو ادھر نہیں پہنچ رہا سمندر تک، تو یہ کیسا روٹ ہوگا؟ یہ کیسے پھر ترقی

ہوگی؟ اگر انڈسٹری لگا بھی دیں تو اگر ڈی آئی خان میں انڈسٹری لگاتے ہیں اور ڈی آئی خان سے ادھر تک یہ روٹ نہیں ہے تو کیا ڈی آئی خان سے پھر واپس آکر یہ ملتان جائیں گے؟ تو یہ چیزیں بڑی Important ہیں، اس میں کسی کی ذات یا پارٹی کی بات نہیں ہے، اس صوبے کی بات ہے، آپ بھی اس صوبے کا حصہ ہیں، سیاست اپنی جگہ، پارٹی اپنی جگہ ہم نے صوبے کا سوچنا ہے، تو یہ دو چیزیں آپ گارنٹی کر دیں کہ یہ روٹ، اور اس میں تھا یہ شروع بھی ہو گا اور سب سے پہلے بنے گا، کمپلیٹ پہلے ہو گا، میں آپ کو ثابت کر سکتا ہوں کہ سال ڈیڑھ سال کے اندر یہ جو سنٹر روٹ ہے یہ کمپلیٹ ہو جائے گا، سارے موٹروے پر کام شروع ہے Through out تو کوئی وہ سال دو سال ڈیڑھ سال کے اندر سارا روٹ کمپلیٹ ہو جائے گا، تو ہمیں آپ کیسے گارنٹی کر سکتے ہیں؟ کیونکہ ابھی زمین کسی جگہ نہیں لی گئی، ابھی کام نہیں ہوا، ابھی اس کے لئے انسفر اسٹرکچر کوئی نہیں ہے، گیس کوئی نہیں، بجلی کوئی نہیں، ریل کوئی نہیں، تو کس طرح یہ روٹ ہے؟ تو اگر آپ ذمہ داری لیتے ہیں ہم آپ کو آگے کر دیتے ہیں، آپ ہمیں ان سے لکھ کر ایک ایگریمنٹ لے آئیں کہ یہ ویسٹرن روٹ سی پیک کا حصہ ہے، جو ٹرانسپورٹ چلے گی اس پر بھی چلے گی اس پر بھی چلے گی، ادھر بھی وہی سیکورٹی فوج کی ہوگی اس پر بھی ہوگی، ساری مراعات اس پر بھی ہوں گی، اس پر بھی ہوں گی تو ہمیں کوئی مسئلہ نہیں، ہم تو ابھی بھی کہہ رہے ہیں کہ ہمیں اندھیرے میں پھر رکھا گیا، میں تو اور روڈز کا غم کر رہا تھا۔ یہ جو میں نے فیڈرل منسٹر سے جو لیا ہے جس پر ایگری ہو اہوں میں اس لئے ایگری ہو اہوں کہ میں نے صوبے کے لئے اور ایکسٹرا چیزیں لیں لیکن میں اس پہ کبھی نہیں ایگری ہوتا کہ ویسٹرن روٹ سی پیک کا حصہ نہ ہو۔ میں ان روڈز کا نہیں کہہ رہا ہوں کہ اس کو سی پیک کا حصہ بنائیں۔ میں کہتا ہوں جو ویسٹرن روٹ، Agreed روٹ ہے اور وہ صرف ہمارے صوبے میں پچاس کلومیٹر، وہاں کے پھر بھی سارا پنجاب میانوالی ادھر سے جا رہا ہے ہمارے صوبے میں صرف ڈی آئی خان کر اس کر رہے ہیں۔ اس کو تو مان جائیں نا۔ اس پہ تو ایگری ہو جائیں کہ سی پیک کا حصہ ہے تو تب، کیونکہ یہ جو روٹ پر جو انڈسٹریل پارکس بنیں گے یہ ایسا نہیں ہے کہ پانچ سو ایکڑ یا ہزار ایکڑ پر بس انڈسٹری بن گئی۔ یہ پورے شہر بننے جا رہے ہیں۔ یہ پشاور سے بڑے شہر بننے جا رہے ہیں اس پر دنیا کی ہر چیز ہوگی، ہر قسم کی دنیا کی انڈسٹری ہوگی اور چائنیز ایگریمنٹ کے مطابق ہوگی۔ جب چائنیز ایگریمنٹ نہیں کریں گے تو کچھ بھی نہیں ہو گا، دس آٹھ، آٹھ دس کارخانے

لگا بھی لیں تو اس کا فائدہ کوئی نہیں۔ اس میں بہت چیزیں مس ہو جائیں گی۔ تو یہ روٹ، یہ جو پورے شہر بن رہے ہیں اس علاقے کی ترقی ہوگی۔ اس میں لوگوں کو ایمپلائمنٹ ملے گی، بہت کچھ ملے گا تو یہ اب سب کو ہم نے مل کر اپنے صوبے کے لئے پوچھنا ہے کہ ہم سے جھوٹا وعدہ کیوں کیا؟ ایک وزیراعظم نے پورے پاکستان کے سامنے مکٹمنٹ کی، اب اگر گول مول جواب دیتے ہیں کہ ہاں یہ بھی حصہ ہے وہ یہ اس طرح نہیں ہوتا۔ یہ پوری چائنیز گورنمنٹ، پاکستانی گورنمنٹ ہمارے صوبے کی نمائندگی، نمائندے بیٹھیں اور ہمیں Assure کریں، لکھ کر دیں، Notify کریں کہ کہاں پر چائنیز انوسٹمنٹ ہوگی، کیسے یہ روٹ پہ سب چیزیں ہوں گی؟ اور ہمیں بلوچستان تک یہ روٹ دکھانا پڑے گا نلٹھا صاحب۔ آپ نے ہمیں بلوچستان تک لیکر جانا ہے اور بتانا ہے کہ یہ روٹ اس سے پہلے بن رہا ہے تو پھر مزہ آجائے گا (تالیاں) تو مجھے تو پتہ ہے کہ کچھ بھی نہیں ہے، مطلب ہے ٹینڈر ہو گئے ہیں، ڈی آئی خان تک ہو گئے، مجھے ڈی آئی خان سے آگے بتائیں کہ آگے کیا ہے؟ تو یہ صرف ہمارے چالیس کلومیٹر کے، میں تو نہیں وہ کہتا ہوں کہ پچاس کلومیٹر سڑک بنادو، یادو سونادو جناب عالی! یہ کم سے کم ڈیڑھ دو ہزار کلومیٹر روڈ ہے۔ پھر اس کے ساتھ ریلوے ٹریک کدھر ہے، اگر یہ ویسٹرن روٹ پارٹ ہے تو اس میں ریلوے ٹریک کدھر ہے، اس پر فابریک کدھر ہے، اس میں بجلی کا بندوبست کہاں کیا گیا ہے، اس میں گیس کا بندوبست کہاں کیا گیا ہے؟ یہ جو پنجاب میں ایگریمنٹ چائنیز گورنمنٹ سے ہو رہے ہیں جو وہ Already کر چکے ہیں کیا ہمارے ساتھ کسی نے کیا ہے؟ میں تو خود چائنیز کو ڈھونڈ کر، میری اپنی جو کمپنی بنی ہے وہ دو وزٹ میں کرچکا ہوں۔ میں خود بھی چائے جا رہا ہوں کہ ہم کسی اس چائنیز لون میں سے ہم اپنے صوبے میں انڈسٹری لگا سکیں اور انوسٹرز کو لاسکیں تو وہ Attract ہی نہیں ہوں گے۔ اگر یہ ویسٹرن روٹ اس کا حصہ نہیں ہوگا تو ڈی آئی خان میں کوئی نہیں آئے گا، بنوں میں کوئی نہیں آئے گا۔ مطلب ہے اور اس طرح آپ کا اپنا ہزارہ، ہزارے کو کیا دیا ہے؟ ریلوے اسٹیشن مجبوری ہے ان کو بنانا پڑے گا۔ وہاں سے ہری پور سے لیکر تو ہے لیکن کیا ہزارے میں کہیں پر بجلی کا بندوبست ہے اور اگر یہاں سوکھی کناری ہمیں ایک بجلی کا پراجیکٹ دیا گیا وہ بنے گا دس پندرہ سال میں۔ کیا اس سے ہمیں ہمارے انڈسٹریل پارٹ کے ساتھ وہ بجلی کی لائنیں Connected ہیں کہ نہیں؟ وہ نیشنل گریڈ میں چلی جائے گی جب بجلی پیدا ہوگی، اس طرح تو میرے صوبے میں اور بڑے واپڈا منصوبے بنا رہا

ہے، بجلی کی چیزیں بن رہی ہے وہ تو نیشنل گریڈ میں چلی جاتی ہیں تو کیا وہ جو بجلی پیدا ہوگی یہ ایشورنس ہمیں دے سکتے ہیں کہ وہاں پر ہمیں ایک انڈسٹریل سٹیٹ کے لئے، انڈسٹریل پارٹ کے لئے کم سے کم پانچ سو آٹھ سو میگا واٹ بجلی چاہیے ہوگی تو یہ سب چیزیں ضروری ہیں کہ وہ اس سے جڑی ہوئی چائیں تو میں اپنے ہاؤس سے سارے صوبے کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہمیں اگر بتایا جاتا کہ سی پیک کا حصہ نہیں ہے تو میرے خیال میں سال پہلے ہی ہم کھڑے ہو جاتے۔ یہ تو ابھی انفارمیشن آنی شروع ہوئی کہ اس کا تو کہیں دور دور نشان ہی کوئی نہیں ہے۔ تو اگر خالی روڈ ہی بنا ہے تو موٹر وے تو میں، ہمارا صوبہ بھی خود بنا رہا ہے۔ ہمیں وفاق نہیں مدد کر رہا۔ اگر میٹرو بس کی بات ہے میرا صوبہ خود بنا رہا ہے۔ ہمارے ساتھ وفاق نے کون سی مدد کی؟ سیالکوٹ اور لاہور موٹر وے فیڈرل گورنمنٹ بنا رہی ہے ہمارے صوبے کو کیا دیا؟ تو اگر صوبے کو دیا ہی نہیں اور ہمارا حق بھی ہم سے چھین رہے ہیں تو پھر ہم کیا بولیں، چھپ کر بیٹھ جائیں اور پھر ہم، ہم نے عوام کو جواب دینا ہے۔ تو یہ آپ نے بھی کل جواب دینا ہے، آپ بھی، آپ کی پارٹی بھی اس صوبے میں ہے۔ کیا اگر یہ اس صوبے کو نہیں ملے گا تو کیا مسلم لیگ عوام کو فیس کر سکے گی؟ جب ہم سب شور مچائیں گے کہ انہوں نے اپنے صوبے کا حق نہیں دیا تو آپ کیسے لوگوں کو فیس کریں گے؟ تو آپ اپنے صوبے کے لئے کھڑے ہوں، آپ کو بھی فائدہ ہے اس صوبے کو بھی فائدہ ہے اور اس میں کوئی برائی نہیں، اس کو برا نہ مانیں، حقیقت حقیقت ہوتی ہے اور اگر وہ منسٹر صاحب وہ سٹوری میں سودفعہ سن چکا ہوں اس نے پھر آکے وہی سٹوری بتانی ہے تو آپ ان کو کہیں ہمیں سٹوری سنانے نہ آئیں وہ کاغذوں کے ساتھ آجائیں، چائینز گورنمنٹ کے سامنے رکھیں کہ جو ایگریمنٹ اس پر ہوئے ہیں، وہ ہمیں بھی بتائیں، ریل کا بھی بتائیں، چائینز انوسمنٹ کا بھی بتائیں کہ اس صوبے میں کیا، اور چائینز انوسمنٹ شروع کرنی ہے میرے خیال میں دو چار پانچ سال بعد۔ اور وہ فیصلے کر چکے کہ کہاں پر وہ اپنی انوسمنٹ کریں گے۔ تو یہ سب چیزیں کلیر نہیں ہیں اس کو کلیر کر دیں۔ ہم کسی سے لڑنے کے لئے نہیں آئے ہیں۔ ہم اپنا حق مانگتے ہیں، مانگنا جانتے ہیں اور اگر ہم سے کوئی چیٹنگ کرے تو پھر تو اور کوئی راستہ نہیں ہے ہم نے پھر احتجاج کرنا ہے تو میں آپ سے ریکوریسٹ کرتا ہوں کہ اس سے ملاقات کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ تو مجھے پتہ ہے اس نے کیا کہنا ہے۔ وہ دس دفعہ تو میں سن چکا ہوں اور اگر انہوں نے Straight جیسے آپ نے کہا ہے کہ چائینز کی طرف سے صفائی آئی، کیا صفائی، چائینز ایمپلیسز سے میں نے

خود پوچھا ہے، میں نے خود پوچھا ہے۔ الفاظ میرے یہ تھے کہ Is Western Route part of CPAC، اس کا Simple سا جواب تھا No، پھر میں نے ان سے پوچھا، Can you make Western Route part of CPAC، اس نے کہا No، میں نے کہا پھر بڑا مشکل ہو گا میرے صوبے سے گزر کے جانا اور تمھارا (تالیاں) لیکن میں، اور یہی میرے الفاظ تھے کوئی اس میں ان کو جھٹلا نہیں سکتا۔ تو میں یہ کلیئر کرنا چاہتا ہوں کہ ہم سی پیک کے خلاف نہیں ہیں یہ ملک کے لئے بہترین پراجیکٹ ہے، ملک ترقی کرے گا تو کیا ہم اس ملک کا حصہ نہیں ہیں؟ کیا یہ پسماندہ علاقہ نہیں ہے؟ اگرچہ چائنہ ویسٹرن روٹ لایا ہے، اپنا یہ سی پیک بنا رہا ہے تو وہ اپنے پسماندہ علاقوں میں سے گزار کے لارہا ہے تاکہ وہ باقی چائنہ کے مقابلے میں آجائے۔ تو کیا اس ملک میں چھوٹے صوبوں کا، پسماندے صوبوں کا، غریب صوبوں کا حق نہیں ہے؟ اگر یہ ویسٹرن روٹ سی پیک کا حصہ بن جائے، خیبر پختونخوا سے گزرے۔ ہمیں اتنا فائدہ نہیں ہے جتنا بلوچستان کو ہے کیونکہ یہ بلوچستان کے تھرو ایک ہزار، آٹھ، تقریباً آٹھ سو ایک ہزار کلومیٹر گزر کے جائے گا، سارے بلوچستان کی شکل بدل جائے گی تو یہ تو انصاف ہونا چاہیے۔ یہ سنٹرل میں جانا ہی نہیں چاہیے تھا یہ ویسٹرن روٹ ہونا چاہیے تھا، یہ پانچ چھ سو کلومیٹر شارٹ ہے، چھوٹے صوبوں کو فائدہ ہے اور یہ جو صوبے، چھوٹے صوبے جب وفاق کے خلاف باتیں کرتے ہیں وہ نفرت بھی ختم ہو جاتی، ایک پیار محبت پیدا ہو جاتا ہے، ملک ایک لیول پہ آ جاتا تو یہ سب چیزیں ہیں۔ جو ملکوں کے لیڈر ہوتے ہیں وہ انصاف سے سوچتے ہیں، برابر حقوق کا سوچتے ہیں۔ یہ نہیں ہوتا کہ میں نے سیاست کرنی ہے بس اس کو مناؤ باقی ڈوب جائیں۔ تو میری یہ ریکویسٹ ہو گی کہ ہم اس پاکستان کا حصہ ہیں اور ہمارا حق ہے کہ ہمیں اس کا پارٹ بنایا جائے، Otherwise، ہم، ہم عوام کو بھی بتا رہے ہیں، پریس بھی بیٹھی ہے کہ بالکل اس وقت ہم بالکل، میں یقین نہیں کرتا ہوں کہ اس سے صوبے کو کوئی فائدہ ہے۔ خالی روڈ بن جائے گا اور ہمیں کوئی، ہمیں ویسے ہی وہ کہتے ہیں کہ ہماری سوچیں بڑھ جائیگی اور اندر اسے وہ کیا کہتے ہیں، ’کھودا پہاڑ اور نکلا چوہا‘، یہی ہمارے ساتھ ہو گا اور کچھ بھی نہیں۔ تو میں آخر میں آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: اچھا، میں ابھی اس ریزولوشن کو ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں، ابھی آپ فیصلہ کریں کہ آپ نے ریزولوشن کی حمایت کرنی ہے یا اپوزیشن کرنی ہے؟ تو میری ریکویسٹ ہو گی کہ آپ ایک دو منٹ اپنے

Colleague کے ساتھ بھی ڈسکس کر لیں تاکہ آپ ایک کلیئر اس پر کر لیں، میں اس دوران صرف آپ کو اتنا موقع دیتا ہوں کہ آپ مشورہ کریں، میں ضیاء الرحمان کو ایک موقع دیتا ہوں کہ وہ بالاکوٹ کی ایک بات کر لیں گے، آپ تھوڑا مشورہ کر کے مجھے بتائیں تاکہ میں ہاؤس کے سامنے اس کے حوالے سے ریزولیوشن پاس کراؤں۔

محترمہ معراج ہمایون خان: جناب سپیکر صاحب! مجھے بھی یہ پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور میں بھی یہ چاہتی ہوں کہ ----
جناب سپیکر: جی جی۔

میاں ضیاء الرحمان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
جناب سپیکر: (ایک رکن سے) یہ ایک، یہ ریزولیوشن تو پاس ہونے دیں، دیکھیں آپ نے ٹریننگز کی ہیں، آپ کو کوئی طریقہ نہیں ہے کہ ایک ریزولیوشن ہو رہی ہے، یہ ریزولیوشن جب تک پاس نہیں ہوتی تو دوسرا نہیں آجاتا، آپ Kindly تھوڑا اس کے، جی جی، ضیاء الرحمان صاحب!
میاں ضیاء الرحمان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ بہت شکریہ۔ سپیکر صاحب، مجھے وقت دینے کے لئے اور میں اپنی مختصر گزارشات سے پہلے آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ کل 8 اکتوبر ہے اور 8 اکتوبر 2005ء کے زلزلہ کو گیارہ سال پورے ہو رہے ہیں تو میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ میری مختصر گزارشات سے پہلے 8 اکتوبر 2005ء کے شہدائے زلزلہ کے لئے دعائے مغفرت کر لی جائے اور اس کے بعد میں مختصر عرض کر لوں گا۔

جناب سپیکر: مفتی جانان صاحب!

(اس مرحلہ پر 8 اکتوبر 2005ء کے شہدائے زلزلہ کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: جی ضیاء الرحمان صاحب، اچھا اس کے حوالے سے چلیں۔

میاں ضیاء الرحمان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ میں ایک دفعہ پھر آپ کا شکریہ ادا کروں گا سپیکر صاحب، اور جس طرح کہ میں نے پہلے کہا کہ بڑی خوش نصیبی ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب بھی اس وقت ایوان میں تشریف فرما ہیں اور چند دن پہلے متاثرین زلزلہ بالاکوٹ کے مسائل کے حوالے سے میں بکریال کے

مسئلے پر ایک توجہ دلاؤ نوٹس بھی لاپچکا ہوں جس پر آپ نے میرے ساتھ بڑا بھرپور تعاون کیا اور ذاتی دلچسپی لی۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور وزیر اعلیٰ صاحب کی موجودگی کا میں فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ سے یہ عرض کرتا ہوں کہ تقریباً کل گیارہ سال پورے ہو رہے ہیں 8 اکتوبر 2005ء کے زلزلہ کو اور صوبائی حکومت اس وقت کی اور مرکزی حکومت نے متاثرین زلزلہ بالا کوٹ سے یہ وعدہ کیا تھا کہ بکریال سٹی کے مقام پر نیو بالا کوٹ سٹی کے نام پر ایک جدید ترین شہر بسایا جائے گا جس میں بالا کوٹ کے متاثرین زلزلہ کو پلاٹ دیئے جائیں گے اور اس شہر کو آباد کیا جائے گا اور میرے خیال میں پانچ سال کا وقت انہوں نے کہا تھا کہ اس میں یہ کام مکمل کر کے بالا کوٹ کے لوگوں کے حوالے کیا جائے گا لیکن سپیکر صاحب! انتہائی بد قسمتی کی بات ہے کہ آج گیارہ سال پورے ہو رہے ہیں لیکن بکریال سٹی پر کوئی پیش رفت نہیں ہو سکی، میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ یہ کمیٹی کی جو میٹنگ ہے، جلد سے جلد آپ دلچسپی لے کر رکھ دیں اور جتنے سٹیک ہولڈر ہیں، ان کو بھی اس میٹنگ میں بلا لیں جس میں کمشنر ہزارہ شامل ہوں، محکمہ مال، ریونیو اور اسی طرح جتنے بھی اس سے متعلقہ لوگ ہیں بالا کوٹ کے اور اسی طرح متاثرین کی نمائندگی کے لئے بھی ایک وفد بھی بلا لیا جائے اور میں محترم وزیر اعلیٰ صاحب سے یہ گزارش کروں گا اور اس پورے ایوان سے میری یہ اپیل ہے کہ متاثرین زلزلہ بالا کوٹ کا بکریال کا جو مسئلہ ہے تو آپ سب اس معاملے میں میرے ساتھ تعاون کر کے متفقہ طور پر اس کے لئے کوشش کریں تاکہ لوگوں کو یہ بکریال کا مسئلہ حل ہو سکے اور یہ شہر آباد ہو سکے اور بالا کوٹ کے محروم عوام کی محرومیوں کا ازالہ ہو سکے۔ بہت بہت شکریہ، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: (سیکرٹری اسمبلی سے مخاطب ہو کر) سیکرٹری صاحب! ایک منٹ، یہ ایک کمیٹی میں کونسچن گیا تھا، اس کی میٹنگ کی Date دے دیں اور ان کے ساتھ بیٹھیں تاکہ ایک Date دے دیں، مشتاق غنی صاحب اس کو Respond کریں گے، مشتاق غنی صاحب اس ایشو کو Respond کرتے ہیں۔

جناب مشتاق احمد غنی (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم): تھینک یو ویری مچ، جناب سپیکر۔ میاں صاحب نے جس اندوہناک سانحے کی طرف توجہ دلائی اور اس کے حوالے سے بکریال سٹی کی بات کی ہے، یہ واقعی ہی ایک ایسا سانحہ ہوا ہے سارے علاقے میں جس میں ہزارہ ڈویژن، شانگلہ، مظفر آباد اور کشمیر کے بعض علاقے شامل ہیں جس میں ہزاروں لوگ جاں بحق ہوئے اور بہت بڑے پیمانے پر تباہی ہوئی۔ مجھے یہاں

افسوس سے ایک بات کہنا پڑ رہی ہے جناب سپیکر! کہ کل برسی کے موقع پہ وہاں لوگ ہم سے سوال کریں گے کہ اب بھی بہت بڑی تعداد میں بچے کھلے آسمان تلے بیٹھ کے تعلیم حاصل کر رہے ہیں جو سکول گر گئے تھے، اصل میں ہوا یہ کہ چار ہزار سکول اس سارے علاقے میں فیڈرل گورنمنٹ کے بنائے ہوئے ایرانے پیرا کے ذریعے گرا دیئے تھے۔ جب وہ سکول گر گئے جو کہ سارے Cracked تھے جبکہ کچھ خود گر گئے، کچھ انہوں نے گرا دیئے تو تین ہزار سکول انہوں نے Strategically declare کئے اور One thousand non strategically گرائے انہوں نے، انہوں نے کہا ہم تین ہزار بنائیں گے، چار ہزار نہیں بنائیں گے اور گرا دیئے انہی کی ایجنسیوں نے، آج تک گیارہ سال ہو گئے ہیں اور اس کے اوپر ڈونر کانفرنسز ہوئیں اور پوری دنیا سے پیسے اکٹھے کئے گئے کہ اس علاقے کے ان مظلوم لوگوں کی آباد کاری کے لئے، ان کی Rehabilitation کے لئے، ان اداروں کی Reconstruction کے لئے یہ پیسہ Utilize کیا جائے گا۔ لیکن جناب سپیکر، جو تین ہزار سکول ایرانے بنانے تھے ان میں سے پندرہ سو سکول ایسے ہیں جن کی ایک اینٹ بھی آج دن تک نہیں رکھی گئی، Remaining پندرہ سو سکولز میں سے کوئی پانچ چھ سو کے قریب بن چکے ہیں لیکن پانچ چھ سو سکول ایسے ہیں جن میں دس پر سنٹ کام ہوا، تیس پر سنٹ کام ہوا، پچاس پر سنٹ کام ہوا، کام رک گیا، آج تک وہ کام رکا ہوا ہے، ہم بات کرتے ہیں ایراسے یا پیراسے تو وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں، ٹھیکیداروں سے بات کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہماری liabilities ہیں، ہمارے پہلے کاموں کے ہمیں پیسے نہیں ملے ہیں اور وہ بچے پورے ہزارہ ڈویژن میں کھلے آسمان کے نیچے یا Incomplete buildings میں سردی گرمی میں بیٹھے ہیں۔ ایسی ایسی چیزیں عموماً میڈیا پہ آتی ہیں کہ کیچڑ میں بیٹھے ہوئے بچے پتھروں کے اوپر تعلیم حاصل کر رہے ہوتے ہیں، اس ہزارہ ڈویژن کی میں بات کر رہا ہوں سر! میاں نواز شریف صاحب ایبٹ آباد تشریف لے گئے تھے سال پہلے ایبٹ آباد یونیورسٹی میں انہوں نے چار بلین کا اعلان کیا تھا لیکن آج تک وہ چار بلین بھی پیرا کو وصول نہیں ہو سکے، تو وہ تین ہزار سکولوں میں سے پانچ سو کے بدلے پندرہ سو کا مسئلہ جوں کا توں ہے، میں اس ایوان کے ذریعے گزارش کروں گا کہ ایک ایسی بھی قرار داد لائی جائے، ہم Jointly لے کے آئیں تاکہ اس کے لئے پیسے جو ملے تھے وہ ریلیز ہوں، Remaining ایک ہزار سکول جو تھے جناب سپیکر! جو کہ Non

strategically declare کر دیئے انہوں نے اور ان کو ہمارے کھاتے میں ڈال دیا گیا تھا صوبے کے، انہوں نے گرائے پیرانے اور ڈال دیئے ہمارے کھاتے میں، ہماری حکومت نے پچھلے سال کے بجٹ میں ان کے لئے پیسے رکھے اور ان میں سے 53 پر سنٹ سکول ابھی تک مکمل کر چکے ہیں، ڈھائی سو کوئی این جی اوز نے بنادیئے ہیں، Remaining ساڑھے سات سو سکول ہم نے بنانے ہیں جن میں سے 50 پر سنٹ Complete ہو چکے ہیں، پراونشل گورنمنٹ نے بنادیئے ہیں جس میں ایسٹ آباد، مانسہرہ یہ سارے علاقے شامل ہیں لیکن یہ جو ایرا نے بنانے ہیں تین ہزار سکولوں میں سے پندرہ سو سکول، پانچ سو Incomplete اور پندرہ سو Totally جس کی اینٹ بھی نہیں رکھی، اس کے لئے میں اس ایوان کو استعمال کرتے ہوئے آج کے اس، کل کے دن کے حوالے سے فیڈرل گورنمنٹ سے یہ مطالبہ کروں گا کہ یہ پیسے جلد از جلد ریلیز کئے جائیں تاکہ ہمارے سکولوں میں جو تعلیمی سرگرمیاں ان نامساعد حالات میں جاری ہیں، ان کو ٹھیک طریقے سے بلڈنگز میسر آسکیں اور اس کے لئے آپ اجازت دیں تو ہم اس کے لئے بھی ایک ریزولیوشن لے کے آئیں۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ نلوٹھا صاحب! میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ ریزولیوشن کے بارے میں آپ کی۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: آدھے منٹ کی بات کرتا ہوں، صرف آدھے منٹ کی۔

جناب سپیکر: جی جناب، اچھا۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب! ایک تو میں یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ بالکل وزیر اعلیٰ صاحب چیف ایگزیکٹو ہیں صوبے کے اور سب سے زیادہ اس صوبے کی ذمہ داری ان کے اوپر عائد ہوتی ہے لیکن جناب سپیکر صاحب، پاکستان مسلم لیگ (نون) کی مرکز میں حکومت ہے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ان شاء اللہ وزیراعظم پاکستان ہمارے صوبے کو کسی صورت میں نہ مغربی روٹ کو اور نہ اس صوبے کو نظر انداز کریں گے اور جو انہوں نے بات کی ہے کہ پچاس کلو میٹر پر کام شروع ہے تو میں وزیر اعلیٰ صاحب سے ریکوریٹ کرتا ہوں کہ ہزارہ ڈویژن کو بھی آپ کے پی کے کا حصہ سمجھیں، دو سو کلو میٹر تو کوہستان سے برہان تک اس کے اوپر بھی کام شروع ہے۔

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): یہ سنٹرل روٹ ہے، میں ویسٹرن روٹ کی بات کر رہا ہوں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: ہزارہ سب کا روٹ ہے سر، اور دوسری مشتاق غنی صاحب نے بات کی ہے، ان کے نوٹس میں نہیں ہے، ہمیشہ بھول جاتے ہیں، اصل میں دو منسٹریاں وزیر اعلیٰ صاحب نے بہت بڑی ذمہ داری ان کے اوپر ڈال دی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ کچھ تھوڑی سی ذمہ داری، چیف منسٹر صاحب سے میں درخواست کروں گا کم کریں ان کے اوپر سے، ایک ہزار سکولوں کے لئے فنڈ وزیراعظم پاکستان نے مہیا کر دیا ہے جو ایرا، پیرا کے تھرو جن ٹھیکیداروں کے ٹینڈرز تھے، انہوں نے کام شروع کر دیئے ہیں اور پچاس پرسنٹ کام ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: یہ ریزولوشن کے بارے میں ابھی میں ہاؤس سے ووٹ لوں گا، نلوٹھا صاحب! آپ نے کیا Decide کیا ہے کہ آپ ووٹ حق میں دیں گے کہ؟

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جی جی۔

جناب سپیکر: حق میں دیں گے، اوکے جی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Members, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously.

(Applause)

جناب سپیکر: عاطف! آپ نے اس کے حوالے سے، ایک منٹ، یہ بکریال کا ایشو، مجھے پتہ ہے دو منٹ نلوٹھا کا جواب دے دیں، عاطف! آپ یہ ایشو Explain کریں۔

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مشتاق غنی صاحب نے کافی ڈیٹیل میں بتا بھی دیا تھا، یہ کئی دفعہ میں تو فیڈرل منسٹر کو بھی لیٹر لکھ چکا ہوں، پرائم منسٹر صاحب کو بھی لیٹر لکھ چکا ہوں، انہوں نے خود اعلان کیا تھا کہ جی ہم چار ارب روپے دیں گے لیکن اس میں سے ایک پیسہ بھی ابھی تک نہیں آیا جو کہ پرانے تھے۔

جناب سپیکر: واسنڈاپ۔۔۔۔۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: آپ کے بنے ہوئے جس میں دس پرسنٹ، بیس پرسنٹ، تیس پرسنٹ اگر پیسے تھے وہ آئے تھے اور اس کے بعد اس سال یا پچھلے سال اس میں کوئی پیسہ نہیں آیا، اگر کوئی ان کے پاس ایسا چینل ہو جو کہ نلوٹھا صاحب کے ہوتے ہوئے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے پاس آتا ہو تو پھر وہ ہمیں دے دیں لیکن حکومت کے پاس یا صوبائی ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں کوئی پیسہ نہیں آیا۔

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till 03:00 pm, afternoon of Monday, 17th October, 2016.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 17 اکتوبر 2016ء بعد از دوپہر تین بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)